سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2017

جمعرات،15-جون2017

(یوم الخمیس،19-رمضان المبارک1438ھ)

سولہویں اسمبلی: تیسواں اجلاس

جلد 30: شمارہ 10

529

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ15۔جون2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال17-2016

1۔ ضمنی مطالبات زر برائے سال17-2016پر بحث اور رائے شماری

مطالبہ نمبر1	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو34کروڑ9لاکھ25ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"صوبائی آبکاری "برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال17-2016کا صفحہ1 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر2	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو27کروڑ81لاکھ10ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"جنگلات برداشت"کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال17-2016کے صفحات 2تا3ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر3	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو24کروڑ51لاکھ53ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال17-2016کے صفحات4تا5ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر4	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 2۔ارب 21 کروڑ 78 لاکھ 88 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2016-17 کے صفحات 6 تا 13 ملاحظہ فرمائیں۔

530

مطالبہ نمبر5	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 6۔ارب 5 کروڑ 91 لاکھ 64 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2016-17 کے صفحات 14 تا 60 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر6	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو ایک۔ارب 60 کروڑ 16 لاکھ 35 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2016-17 کے صفحات 61 تا 70 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر7	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 21۔ارب 28 کروڑ 4 لاکھ 9 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2016-17 کے صفحات 71 تا 130 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر8	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 6۔ارب 68 کروڑ 24 لاکھ 98 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2016-17 کے صفحات 131 تا 139 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر9	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 3۔ارب 52 کروڑ 35 لاکھ 93 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2016-17 کے صفحات 140 تا 156 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر10	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 71 کروڑ 60 لاکھ 87 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "کوآپریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 17-2016 کے صفحات 157 تا 158 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر11	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 55 کروڑ 46 لاکھ 73 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 17-2016 کے صفحات 159 تا 162 ملاحظہ فرمائیں۔

531

مطالبہ نمبر12	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 3-ارب 3 کروڑ 92 لاکھ 57 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 17-2016 کے صفحات 163 تا 165 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر13	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 48 کروڑ 25 لاکھ 91 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 17-2016 کے صفحات 166 تا 169 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر14	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 12 کروڑ 60 لاکھ 83 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 17-2016 کا صفحہ 170 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر15	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 12-ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 17-2016 کا صفحہ 171 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر16	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو34۔ارب69 کروڑ51لاکھ86ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"متفرقات "برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال17-2016کے صفحات172تا218ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر17	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو33کروڑ81لاکھ79 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"شہری دفاع "برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال17-2016کاصفحہ 219ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر18	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو17۔ارب32کروڑ10لاکھ28ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"غلے اور چینی کی سرکاری تجارت"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال17-2016کاصفحہ 220ملاحظہ فرمائیں۔

532

مطالبہ نمبر19	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو3کروڑ78لاکھ97ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال17-2016کا صفحہ 221ملاحظہ فرمائیں
مطالبہ نمبر 20	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو22۔ارب35کروڑ67لاکھ54 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"شاہرات وپل"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال17-2016کے صفحات222تا274ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر21	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو9۔ارب74کروڑ74لاکھ99ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز/خودمختار ادارہ جات وغیرہ"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال17-2016کے صفحات275تا276ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر22	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال17-2016کا صفحہ 277ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر23	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال17-2016کا صفحہ 278ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر24	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپس" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال17-2016کا صفحہ 279ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر25	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال17-2016کا صفحہ 280ملاحظہ فرمائیں۔

533

مطالبہ نمبر26	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال17-2016کے صفحات 281تا282ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر27	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال17-2016کے صفحات 283تا289ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر28	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیل خانہ جات وسزایافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال17-2016کے صفحات290 تا291ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر29	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال17-2016کا صفحہ 292ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر30	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ایجوکیشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال17-2016کے صفحات 293 تا301ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر31	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال17-2016کے صفحات302 تا307ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر32	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال17-2016کا صفحہ 308ملاحظہ فرمائیں۔

534

مطالبہ نمبر33	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال17-2016کے صفحات 309 تا318ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر34	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال17-2016 کے صفحات 319تا320 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر35	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال17-2016 کا صفحہ 321 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر36	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈیز" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال17-2016 کے صفحات 322تا323 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر37	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال17-2016 کے صفحات 324تا600 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر38	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال17-2016 کے صفحات 601تا608 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر39	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زرعی ترقی وتحقیق" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال17-2016 کے صفحات 609تا610 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر40	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات"برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال17-2016کے صفحات 611تا677ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر41	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرمایہ کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال17-2016کاصفحہ 678ملاحظہ فرمائیں۔

2۔ منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال17-2016ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال17-2016ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

537

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا تیسواں اجلاس

جمعرات،15۔جون2017

(یوم الخمیس،19۔رمضان المبارک1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3بج کر30منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِیۡ نَعِیۡمٍ ﴿۲۲﴾ عَلَی الۡاَرَآئِکِ
یَنۡظُرُوۡنَ ﴿۲۳﴾ تَعۡرِفُ فِیۡ وُجُوۡہِہِمۡ نَضۡرَۃَ النَّعِیۡمِ ﴿۲۴﴾ یُسۡقَوۡنَ
مِنۡ رَّحِیۡقٍ مَّخۡتُوۡمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُہٗ مِسۡکٌ ؕ وَ فِیۡ ذٰلِکَ فَلۡیَتَنَافَسِ
الۡمُتَنَافِسُوۡنَ ﴿۲۶﴾ وَ مِزَاجُہٗ مِنۡ تَسۡنِیۡمٍ ﴿۲۷﴾ عَیۡنًا یَّشۡرَبُ بِہَا
الۡمُقَرَّبُوۡنَ ﴿۲۸﴾

سورة المطفّفِين 22 آیات 28

بے شک نیک لوگ چین میں ہوں گے(22) تختوں پر بیٹھے ہوئے نظارے کریں گے(23) تم ان کے چہروں ہی سے راحت کی تازگی معلوم کرلوگے(24) ان کو خالص شراب سربمہر پلائی جائے گی(25) جس کی مہر مشک کی ہو گی تو(نعمتوں کے)شائقین کو چاہئے کہ اسی سے رغبت کریں(26) اور اس میں تسنیم(کے پانی)کی آمیزش ہو گی(27) وہ ایک چشمہ ہے جس میں سے(اللہ کے)مقرب پیئیں گے (28)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

قسمت میں میری چین سے جینا لکھ دے، ڈوبے نہ کبھی میرا سفینہ لکھ دے
جنت تو گوارا ہے مگر میرے لئے، اے کاتب تقدیر مدینہ لکھ دے
تاجدار حرم ہو نگاہ کرم، ہم غریبوں کے دن بھی سنور جائیں گے
حامی بے کساں کیا کہے گا جہاں آپ کے در سے خالی اگر جائیں گے
کوئی اپنا نہیں غم کے مارے ہیں ہم آپ کے در پہ فریاد لائے ہیں ہم
ہو نگاہ کرم ورنہ چوکھٹ پہ ہم آپ کا نام لے لے کے مرجائیں گے
مے کشو آؤ آؤ، مدینے چلیں دست ساقی کوثر سے پینے چلیں
یاد رکھو اگر اٹھ گئی اک نظر جتنے خالی ہیں سب جام بھر جائیں گے

سرکاری کارروائی

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے:

(1) ضمنی بجٹ برائے سال 17-2016 پر وزیر خزانہ کی wind up speech
(2) ضمنی بجٹ برائے سال 17-2016 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری
(3) منظور شُدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 17-2016 پیش کیا جانا۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اس سے پہلے جناب وحید اصغر ڈوگر پبلک اکاؤنٹ کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 11-2010 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹوں کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! میں

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 11-2010 اور اُن پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹوں کے بارے میں پبلک اکاؤنٹ کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

ضمنی بجٹ برائے سال 17-2016 پر عام بحث

(جاری---)

جناب قائم مقام سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی۔ اب ضمنی بجٹ برائے سال 17-2016 پر بحث کل مورخہ 14-جون 2017 کو مکمل ہو گئی تھی۔ محترمہ وزیر خزانہ اپنی wind up speech نہ کر سکی تھیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ wind up speech کریں۔

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں ان معزز ممبران کی بہت شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے اس بجٹ کی بحث میں حصہ لیا۔ کل بارہ ممبران اسمبلی نے ضمنی بجٹ کی بحث میں حصہ لیا۔ میں اس حوالے سے تھوڑے سے numbers clear کرنا چاہوں گی۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ ایوان میں کورم نہیں ہے لہٰذا آپ پہلے کورم پورا کریں اور پھر کارروائی چلائیں۔ میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کورم point out ہو گیا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جی، محترمہ وزیر خزانہ!

ضمنی بجٹ برائے سال 17-2016 پر عام بحث

(جاری۔۔۔)

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! کل ہم نے ضمنی بجٹ پر debate شروع کی تھی، معزز ممبران کی طرف سے کچھ figures quote کئے گئے ہیں اور آج میں نے میڈیا میں بھی دیکھا تو ان figures کے بارے میں تھوڑی confusion ہے جس کو میں دُور کرنا چاہتی ہوں۔ ہم نے ٹوٹل ضمنی

بجٹ 168 بلین raise کیا ہے۔ میں نے ایک اخبار میں ایک trillion کا نمبر دیکھا اور دوسرے اخبار میں ایک بلین کا نمبر دیکھا ہے اس لئے میں وضاحت کرنا چاہتی ہوں کہ ہم نے اس دفعہ یعنی سال 2016-17 میں کل ضمنی بجٹ 168 بلین روپے raise کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں تھوڑی سی مزید ٹیکنیکل وضاحت کرنا چاہتی ہوں۔ اس میں کچھ ضمنی بجٹ ایسا ہے جو کہ اگلا ضمنی بجٹ کہلاتا ہے یعنی اس particular sector میں جو development and non- development budget approve کیا گیا تھا اگر اس سے exceed کر جائے تو اس کو next supplementary budget کہتے ہیں اور باقی ٹیکنیکل سپلیمنٹری ہوتا ہے یعنی ہم نے بجٹ کے over and above خرچہ نہیں کیا بلکہ صرف یہ ہوا ہے کہ اس سکیم کا نام یا اس کا scope بدل گیا تو اس کو as supplementary treat کرتے ہیں اور اسے ہم ٹیکنیکل سپلیمنٹری کہتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ وضاحت اس لئے ضروری تھی کہ اگلے سپلیمنٹری بجٹ صرف 73 بلین روپے کا ہے اور باقی اس میں صرف ٹیکنیکل سپلیمنٹری بجٹ ہے یعنی overall جو approved بجٹ ہے اس کے اندر ہی اندر یہ supplementary raise ہوا ہے اور over and above raise نہیں ہوا۔ over and above raise صرف 73 بلین روپے کی ہے جو کہ ہمارے کل بجٹ کا چار فیصد ہے تو میں کل سے یہ جو باتیں سن رہی ہوں کہ بہت زیادہ سپلیمنٹری raise ہو گئی وہ ساری باتیں اس لحاظ سے مناسب ہیں کہ سپلیمنٹری نہ ہو تو بہتر ہے لیکن سپلیمنٹری اگر بجٹ کی چار فیصد ہو تو وہ اتنی بڑی نہیں ہوتی جتنی میرے معزز ممبران بتا رہے ہیں اور کچھ میڈیا کے حضرات نے بھی اس کے بارے میں لکھا ہے۔ یہ سپلیمنٹری صرف 73 بلین روپے کی ہے جو ہمارے 2016-17 کے revised budget کا 4 فیصد ہے اور over all supplementary 168 billion rupees ہے۔

جناب سپیکر! یہ supplementary 4/5 areas میں ہے جن میں سے ایک miscellaneous, health, roads, pension and agriculture ہے۔ اب پنشن کا سلسلہ یہ ہے کہ کچھ judicial decisions ہوئے جنہیں ہمیں accommodate کرنا پڑا اور اُس کی وجہ سے سپلیمنٹری ہو گیا کیونکہ اُس میں کچھ payment of arrears تھی جن کی payment ناگزیر تھی۔ ہیلتھ پر جو سپلیمنٹری ہے یہ بات میں بجٹ تقریر میں بھی کہہ چکی ہوں اور یہ بات بارہا سامنے آئی ہے کہ ہم نے ہیلتھ سیکٹر میں ایک major

structural change and reforms کا programme introduce کیا ہے اور اُس کے لئے کچھ رقم کی ضرورت تھی ہم نے یہ کہنا مناسب نہیں سمجھا کہ ہم reforms کا سارا effort روک دیں گے اور اگلے سال کے بجٹ سے پہلے approve کرائیں گے اُس کے بعد ہم آپ کے یہ اخراجات پورا کریں گے میرے خیال سے یہ justified ہی نہیں تھا کیونکہ ہیلتھ ایک بہت important sector ہے اس میں اگر تھوڑا budget exceed ہو رہا ہے کیونکہ ہم reforms کر رہے ہیں تو وہ ایسی چیزیں جو ہم پسند کر سکتے ہیں اُن کو روکنا کہ آپ کے پاس بجٹ میں پیسے ختم ہو گئے ہیں اور exceed نہ کریں تاکہ سپلیمنٹری نہ ہو، وہ unjustified ہوتا۔ اس کے علاوہ ایگریکلچر میں سپلیمنٹری ہوا۔ آپ کے علم میں ہے اور اس ایوان میں بارہا بات ہوئی ہے کہ اس دفعہ ہم نے ایگریکلچر میں جو reforms کی ہیں ہم اُن کو major milestone کہہ سکتے ہیں اُس کی وجہ سے agriculture growth and agriculture economy میں major changes آئی ہیں۔ ہم negative growth rate سے positive growth rate پر چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنی بجٹ تقریر میں بھی کہہ چکی ہوں کہ major crops میں کوئی 8 فیصد growth ہے تو پھر وہی چیز ہے کہ کیا ہم reforms اور اس میں پیشرفت روک دیں گے کہ ضمنی بجٹ نہیں ہے تو جب اگلے سال کا بجٹ آئے گا تو اُس میں ہم اس بجٹ کی approval کرائیں گے پھر یہ سارے reforms کریں گے؟ اس میں subsidy وغیرہ کی reforms تھیں وہ بھی مناسب نہیں تھا تو ہمیں مفاد عامہ کے تحت یہ decisions لینا پڑے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ miscellaneous کا ایک اور major area مقامی حکومتوں کے قیام کے باعث سپلیمنٹری لانا پڑا۔ یہ بات آپ کے علم میں ہی ہے کہ یہ سال major change کا سال تھا اس میں ہم مقامی حکومت کا پورا new structure لے کر آئے ہیں اور وہ enclose ہوا اور الحمدللہ وہ بڑی اچھی طرح transition ہو گا۔ پورے پنجاب میں ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کا structure بدل گیا ہے اور سب مقامی نمائندے اپنے دفاتر میں بیٹھ کر مقامی سطح پر عوامی مفاد کے کام کر رہے ہیں اُس کی وجہ سے بھی ہمیں transition grant کی شکل میں تھوڑی سپلیمنٹری گرانٹ دینی پڑی۔

جناب سپیکر! میں لمبی بات نہیں کرنا چاہتی بلکہ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ میں خود اس بات کو appreciate کرتی ہوں کہ بجٹ کو accurate ہونا چاہئے لیکن جب آپ reforms and

change کے process میں ہوتے ہیں تو budget making کے وقت ہر چیز anticipate نہیں کی جاسکتی تو اُس کے لئے ہم ضمنی بجٹ لے کر آئے ہیں۔ ان major changes کے باوجود ہم نے کوشش کی ہے کہ ان ساری changes کو رکھیں اور next supplementary grant بھی صرف چار فیصد رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کا بہت شکریہ اور اُن معزز ممبران کا بھی بہت شکریہ جنہوں نے یہ باتیں point out کیں۔

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک التوائے کار پیش نہ ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار میاں محمود الرشید کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہے۔ ان دونوں تحاریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

ضمنی مطالبات زر برائے سال 17-2016 پر بحث اور رائے شماری

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اب ضمنی بجٹ برائے سال 17-2016 میں ضمنی مطالبات زر کی تعداد 41 ہے۔ حزب اختلاف پارٹیوں کے ساتھ یہ طے ہوا تھا کہ ان 41 ضمنی مطالبات زر میں سے چار ضمنی مطالبات زر میں شام 5:00 بجے تک حسب ذیل ترتیب سے motions cut پیش کی جائیں گی۔

1. مطالبہ نمبر 16، متفرقات
2. مطالبہ نمبر 20، شاہرات و پل
3. مطالبہ نمبر 2، جنگلات
4. مطالبہ نمبر 4، آبپاشی و بحالی اراضی

وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 16 "متفرقات" پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 16

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو34۔ارب69 کروڑ51لاکھ86ہزار روپے سے زائد نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو34۔ارب69 کروڑ51لاکھ86ہزار روپے سے زائد نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

مطالبہ زر نمبر1016 میں کٹوتی کی تحریک میاں محمود الرشید، ملک تیمور مسعود، جناب آصف محمود، راجہ راشد حفیظ، جناب اعجاز خان، جناب محمد عارف عباسی، جناب اعجاز حسین بخاری، ڈاکٹر صلاح الدین خان، جناب احمد خان بھچر، جناب محمد سبطین خان، جناب محمد شعیب صدیقی، میاں محمد اسلم اقبال، ڈاکٹر مراد راس، جناب مسعود شفقت، جناب ظہیر الدین خان علیزئی، جناب جاوید اختر، جناب وحید اصغر ڈوگر، جناب خان محمد جہانزیب خان کھچی، جناب عبدالمجید خان نیازی، میاں ممتاز احمد مہاروی، محترمہ نگہت انتصار، محترمہ سعدیہ سہیل رانا، ڈاکٹر نوشین حامد، محترمہ راحیلہ انور، محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں، محترمہ ناہید نعیم، محترمہ شُنیلا رُوت، جناب احمد علی خان دریشک، سردار علی رضا خان دریشک، جناب خرم شہزاد، چودھری مونس الٰہی، سردار وقاص حسن موکل، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار محمد آصف نکئی، جناب احمد شاہ کھگہ، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ باسمہ چودھری، محترمہ خدیجہ عمر، قاضی احمد سعید، سردار شہاب الدین خان، مخدوم سید مرتضیٰ محمود، خواجہ محمد نظام المحمود، میاں خرم جہانگیر وٹو، مخدوم سید علی اکبر محمود، رئیس ابراہیم خلیل احمد، محترمہ فائزہ احمد ملک، جناب علی سلمان، جناب احسن ریاض فتیانہ اور ڈاکٹر سید وسیم اختر کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ محرک اپنی کٹوتی کی تحریک پیش کریں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"34- ارب 69 کروڑ 51 لاکھ 86 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 16
"متفرقات" کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"34- ارب 69 کروڑ 51 لاکھ 86 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 16
"متفرقات" کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! I oppose

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ وزیر خزانہ نے oppose کیا ہے۔ جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اپنی بات کرنے سے پہلے کچھ اشعار پیش کرنا چاہوں گی:

ہے راستہ دشوار کئی بار ہوا ہے
ہاں اُس کی آزار کئی بار ہوا ہے
شامل ہوئے ہیں قافلے میں جعفر و صادق
یہ سانحہ اس پار کئی بار ہوا ہے
ہے زیرِ عتاب آج میرے دیس کے اندر
جو صاحب دستار کئی بار ہوا ہے

جناب سپیکر! ضمنی بجٹ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ کسی ایمرجنسی کی صورت میں، حادثے کی صورت میں یا ملک میں کوئی ایسی صورتحال پیش آجائے تو کوئی ایسا بجٹ ہو کہ اُس میں سے پیسا نکال کر اُس ایمرجنسی کے حوالے سے خرچ کیا جاسکے لیکن بجٹ کے بعد huge ضمنی بجٹ آتا ہے تو سب سے پہلے حکومت کی نالائقی کی بات ہوتی ہے کہ حکومت بجٹ کو صحیح طور پر manage نہیں کر سکی۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اگر ضمنی بجٹ کیوں آیا ہے، اس کے کیا محرکات ہیں؟ جس طرح گھر میں ایک سگھڑ خاتون ہوتی ہیں جو گھر چلاتی ہیں اور اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلاتی ہیں۔ جب ہم اپنی چادر سے پاؤں باہر کرتے ہیں یعنی میری جیب میں جتنے پیسے ہیں میں اُس سے زیادہ اخراجات

کروں گی، میرا رہن سہن اُس کے مطابق نہیں ہو گا، میں اپنے بجٹ سے باہر ہو کر پُر آسائش زندگی گزارنا چاہوں گی تو پھر میرے اخراجات میری آمدنی سے زیادہ ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو اس کے تھوڑے سے جمع خرچ بتاتی ہوں کہ 144-ارب 64 کروڑ 46 لاکھ کا یہ ضمنی بجٹ پیش کیا گیا۔ اس میں 21 محکموں نے منظور شدہ بجٹ سے زائد رقم سال بھر خرچ کی۔ 22-ارب سڑکوں اور پلوں کی تعمیر کے لئے منظور شدہ بجٹ سے زیادہ خرچ کیا گیا۔ شعبہ صحت میں 21-ارب 28 کروڑ کا ضمنی بجٹ کا خرچ کرنا بتایا گیا ہے۔ محکمہ پولیس میں ایک ارب 60 کروڑ روپے مختلف مدات میں خرچ کئے گئے۔ محکمہ جنگلات میں 28 کروڑ 81 لاکھ 10 ہزار روپے زائد خرچ کئے گئے۔ ایس اینڈ جی اے ڈی میں بھی 6-ارب 5 کروڑ 91 لاکھ مختلف مدات میں منظور شدہ بجٹ سے ہٹ کر خرچ کئے گئے۔ محکمہ زراعت بھی کسی سے پیچھے نہیں رہا اس محکمہ میں 6-ارب 68 کروڑ روپے سے زائد خرچ کئے گئے۔ محکمہ مواصلات میں ایک ارب 48 کروڑ اور civil works میں 3-ارب 3 کروڑ کے اضافی اخراجات کئے گئے۔ میونسپلیٹیز اور خود مختار اداروں میں 9-ارب 74 کروڑ روپے بجٹ سے ہٹ کر خرچ کئے گئے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ پنجاب پولیس کے بجٹ میں سیکرٹ فنڈ کے نام پر کروڑوں کا اضافہ کر دیا گیا ہے جبکہ ایک سال کے دوران 33 کروڑ سے زائد اضافی خرچے پہلے ہی ہو چکے تھے، سیکرٹ فنڈ کا استعمال بہت ہی اندرونی معاملات سے نمٹنے کے لئے ہوتا ہے لیکن سیکرٹ فنڈ کا جو بنیادی استعمال ہوا وہ جاتی امرا اور وزیر اعلیٰ کے پروٹوکول کی مد میں ہوا۔ سیکرٹ فنڈز دن بدن بڑھتے چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ جو حکومت کے خلاف سرگرمیاں ہوتی ہیں اس کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے، مخالف سیاسی پارٹیاں کیا کر رہی ہیں ان معلومات کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ فنڈ پولیس کے ترقیاتی فنڈ سے نکالا جاتا ہے۔ گزشتہ سال سیکرٹ سروسز کے اخراجات کی مد میں 14 کروڑ 88 لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے اور آئندہ مالی سال کے لئے اس میں 20 کروڑ روپے کے فنڈز رکھے گئے ہیں جبکہ سیکرٹ فنڈز میں سے 11 کروڑ 18 لاکھ صرف شخصیات کے پروٹوکول پر استعمال ہو گیا۔ آپ یہاں سے اندازہ لگا لیں کہ عوام کا پیسا کس بے رحمی سے خرچ کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! ہم تھوڑی سی نظر VIP Aircrafts اور ہیلی کاپٹر پر ڈال لیتے ہیں جس کے آج کل بہت چرچے ہیں۔ اس میں 2۔ ارب روپے سے زائد لگائے گئے ہیں۔ Aircraft خریدنے کے لئے 18 لاکھ روپے کی ادائیگی کی گئی، Executive Jet Aircraft کی خریداری کے لئے بین الاقوامی اخبارات میں ٹینڈر نوٹس دینے پر 30 لاکھ اور VIP Aircraft کی inspection جو جرمنی سے کرائی گئی اس کا بل 5 کروڑ 34 لاکھ روپے ادا کیا گیا۔ پائلٹ کی تربیت کے لئے 36 لاکھ 44 ہزار اور جرمنی سے inspection and repair کے لئے 4 کروڑ 80 لاکھ روپے خرچ کئے گئے۔ پنجاب گورنمنٹ جو Aircraft استعمال کرتی ہے اس کی مرمت اور سروس کے لئے 2 کروڑ 64 لاکھ، VIP Aircraft کی کسٹم ڈیوٹی 25 لاکھ 70 ہزار، ان کی inspection team کے اخراجات 2 کروڑ 47 لاکھ جبکہ نیا ہیلی کاپٹر ایک ارب 40 کروڑ کا خریدا۔ پنجاب کی عوام کو ہیلی کاپٹر پر جو 32 کروڑ کا ٹیکس پڑے گا جو عوام کو سہنا پڑے گا جس کے لئے پینے کا پانی نہیں ہے، دو وقت کی روٹی نہیں ہے، ہسپتالوں میں دوائی نہیں ہے، سکولوں سے بچے باہر بیٹھے ہیں، سکولوں میں چھت نہیں ہے، فرنیچر نہیں ہے اور 4225 سکولوں کی عمارتیں ایسی ہیں جو کبھی بھی گر سکتی ہیں۔ اس میں ہماری آئندہ آنے والی نسلیں بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ اگر یہ نقصان ہو گیا تو اس کا کون ذمہ دار ہو گا؟

جناب سپیکر! ہر سال سیلاب آتے ہیں تو وہی ہوتا ہے کہ وزیر اعلیٰ بوٹ اور ٹوپی پہن کر پانی میں کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن ابھی تک محکمہ آبپاشی کو نئے بلڈوزر مہیا نہیں کئے گئے کیونکہ آپ کے پاس فنڈز نہیں ہیں۔ آخر آپ کا فنڈ کہاں استعمال ہو رہا ہے اور کس کی شاہ خرچیوں پر استعمال ہو رہا ہے۔ یہ ضمنی بجٹ ایسے صوبے کا ہے کہ جس کے ایک کروڑ بچے سکولوں سے ابھی تک باہر ہیں اور جس میں مائیں فرش پر جان دے دیتی ہیں اور بیٹیاں سیڑھیوں پر بچے جنم دیتی ہیں۔

جناب سپیکر! بہت معذرت کے ساتھ کیونکہ دل دکھتا ہے۔ یہ ہم سب کا ملک ہے اور ہمارے بچوں نے یہیں پر رہنا ہے۔ اگر اس کے لئے ہم نے آج ان معاملات کو سنجیدگی سے نہ لیا، اپنی شاہ خرچیوں کو کنٹرول نہ کیا اور اپنی چادر دیکھ کر پاؤں نہ پھیلائے تو پھر مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بات بہت آگے تک جائے گی۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ جی، جناب محمد عارف عباسی!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میری بہن وزیر خزانہ ابھی کہہ رہی تھیں کہ صرف 4 فیصد کل بجٹ کا خرچ کیا ہے جو بڑی رقم نہیں ہے۔ ہمیں کوئی دکھ نہ ہوتا چاہے یہ 4 فیصد کے بجائے 10 فیصد ہوتا اگر یہ بجٹ عوام پر اور عوام کے لئے خرچ کیا جاتا۔ اگر آپ پوری ایمانداری سے یہ کتاب پڑھیں اور اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ اس میں عام آدمی پر کتنا خرچ ہوا ہے۔ یہ جو پونے دو کھرب روپیہ ہے اس میں سے عام پنجاب کے شہری پر کتنا خرچ ہوا ہے جسے ہسپتالوں میں دوائی نہیں ملتی، جس کے بچے کے لئے سکول میں استاد نہیں ہے، جس کے بچے کے لئے سکول میں فرنیچر نہیں ہے، جس کے بچے کے لئے سکول میں پانی نہیں ہے جو خود گندا پانی پینے پر مجبور ہے اور جس کا جینا حرام ہو گیا ہے۔ اگر اس پر یہ پیسے لگتے تو ہمیں قطعاً کوئی تکلیف نہ ہوتی کہ بہتری کے لئے یہ پیسے خرچ ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ خدانخواستہ 17-2016 میں کوئی قدرتی آفت آجاتی یا بڑا اسیلاب آجاتا یا کوئی ہنگامی صورتحال ہوتی تو بھی ہمیں تکلیف نہ ہوتی کہ عوام کا پیسا عوام پر خرچ ہوا ہے۔

جناب سپیکر! خادم اعلیٰ کا مطلب خدمت کرنے والا ہے جس کو کسی پیسے یا کسی اور چیز کی لالچ نہیں ہوتی لیکن ظلم کی انتہا ہے۔ میں ان کے صرف شاہانہ اخراجات کی بات کروں گا جیسے میری بہن نے بھی ان کے اخراجات پر بات کی ہے۔ ان کی جو عیاشیاں ہیں اور یہ جو ہواؤں میں اڑتے ہیں اس کے لئے جو ہیلی کاپٹر خریدا گیا ہے وہ تقریباً ڈیڑھ ارب روپے کا ہے۔ اس کے بعد ان کے VVIP Jets ہیں۔ ان کی maintenance and operation پر تقریباً 13 کروڑ 52 لاکھ خرچ آیا ہے۔ اس کے علاوہ ان کا (Beechet-400-A, RK-392(AP-BHQ اس Aircraft کی repair maintenance and کے لئے بھی 26 کروڑ روپیہ خرچ کیا گیا ہے۔ یہ اس صوبے کا پیسا خرچ ہو رہا ہے جس کے اندر میرا حلقہ ہے اور میرے حلقے میں ایک ہسپتال میں 13 وینٹی لیٹرز ہیں سات اس وجہ سے خراب ہیں کہ فنڈز نہیں ہیں۔ یہ اس صوبے کا پیسا ہے جس میں برن ہسپتال پچھلے نو دس سالوں میں کوئی نہیں بنا۔ یہ عوام کا پیسا ہے جو گندا پانی پیتے ہیں اور حکمران کہتے ہیں کہ ہم سادگی پر یقین رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس سے آگے inspection of funds for enhanced scope of work/ VIP Aircraft at OEM facility ہے کہ جرمنی سے اس کی سروس کرانے پر 4 کروڑ 80 لاکھ روپے خرچ آئے ہیں۔ یہ سادگی کی باتیں ہیں اس لئے میں ان باتوں کو صرف ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! پولیس اور دیگر محکموں میں جہاں انہوں نے اضافی فنڈز استعمال کئے ہیں اس میں کوئی ایک جگہ بھی نہیں ہے جیسے ہسپتالوں میں کہا ہو کہ ہم نے ادویات زیادہ دے دی ہیں، ہسپتالوں میں مشینیں خرید کر دی ہیں، ہم نے سیوریج کا سسٹم ٹھیک کر دیا ہے یا کہیں پینے کا صاف پانی دے دیا ہے تو ایسی کوئی جگہ نہیں ہے۔ آپ پورا بجٹ پڑھ لیں 175 کھرب روپیہ facilities allowances, گاڑیاں، ہیلی کاپٹر اور وہ چیزیں جن کا عوام سے دور دور کا تعلق بھی نہیں ہے۔ اگر یہ پیسا ان پر خرچ کیا گیا ہے تو ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ عوام کے حقوق پر ڈاکا ہے۔ یہ ایک چوری ہے جو عوام کے ہوتے ہوئے یہ حکومت کرتی ہے یعنی چوری کرنے اور خرچ کرنے کے بعد سال کے آخر میں یہاں آ جاتے ہیں کہ اس کی منظوری دیں۔ یہ اتنا بڑا ظلم ہے اور عوام کے ساتھ بہت بڑا دھوکا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اگر یہ ڈکٹیٹر کی حکومت ہوتی یا غاصب حکمران ہوتا تو وہ بھی یہ خزانے اس طرح نہ لٹاتا جس طرح یہ عوامی خدمت کے دعویدار اور خادم اعلیٰ کا title رکھنے والوں نے لٹایا ہے۔ ان لوگوں نے اس قوم اور اس صوبے کا کھربوں روپیہ ضائع کیا ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے 9 سالوں سے یہ دسواں جنرل بجٹ ہے۔ اس صوبے کا کوئی ایک شعبہ زندگی بتادیں کہ جس میں یہ کہہ دیں کہ ہم نے بہت achievement کر لی ہے۔ آپ محکمہ ہیلتھ کو دیکھ لیں وہ روز بروز پیچھے کی طرف جا رہا ہے۔ آپ ایجوکیشن کو لے لیں جیسا کہ میری بہن نے بجٹ تقریر میں کہا تھا کہ ہم ایجوکیشن کو بڑا آگے لے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو سرکاری رزلٹ بتاتا ہوں کہ آپ پرائمری بورڈ، مڈل بورڈ اور میٹرک بورڈ کا رزلٹ دیکھیں جب سرکاری اداروں میں بچے پڑھتے ہیں تو ان کی حالت یہ ہے کہ اگر پرائمری میں 100 بچے داخل ہوتے ہیں تو مڈل تک پہنچتے وہ 40، میٹرک میں 25 اور انٹرمیڈیٹ میں دس رہ جاتے ہیں اور ان 100 بچوں میں سے صرف تین بچے یونیورسٹی میں جاتے ہیں۔ پچھلے دس سالوں میں اگر صوبے میں ایجوکیشن سسٹم ٹھیک کیا جاتا تو آج یہ حالت نہ ہوتی۔ پھر آج ہم اپنے کسی بھی سرکاری بورڈ کا رزلٹ دیکھیں تو پورے پنجاب کے کسی بھی سرکاری بورڈ کا رزلٹ 35 فیصد سے زیادہ نہیں ہے یہ ان کی حالت ہے تو صوبے میں بہتری پیسے رکھنے سے، پیسے خرچ کرنے سے اور پیسے بڑھانے سے نہیں آئے گی بلکہ professionally ایمانداری سے اور میرٹ پر عمل کرنے سے آئے گی، جب تک میرٹ

نہیں لائیں گے کسی بھی صوبے کے کسی بھی محکمے میں کبھی حالات بہتر نہیں ہوں گے۔ اس وقت جو صوبے میں disaster ہے کہ ہر محکمہ نیچے کی طرف جا رہا ہے چاہے وہ محکمہ ہیلتھ، ایجوکیشن، ریونیو یا پولیس کا ہو ہر جگہ پر تنزلی ہے ہر محکمہ نیچے کی طرف ہے اس کی وجہ کیا ہے اس کی وجہ صرف میرٹ کا نہ ہونا ہے؟ اب اس مرتبہ انہوں نے بجٹ میں پولیس کے لئے ایک ارب 60 کروڑ روپے مانگے ہیں۔ پولیس کی سوائے وردی تبدیل کرنے کے دس سالوں میں تھانہ کلچر میں کون سی تبدیلی آئی ہے، کیا آج بھی ہمارے تھانوں میں ایف آئی آر کٹوانے کے لئے پیسے نہیں دینے پڑتے، کیا آج بھی مدعی کو خود پولیس کی گاڑی میں پٹرول اور ڈیزل ڈلوا کر ملزموں کے پیچھے نہیں بھاگنا پڑتا، کیا آج بھی ہمارے تھانوں میں وہ class degrees 3rd استعمال نہیں ہوتیں؟ یہی پیسا تھانوں میں کوئی labs latest equipments, investigation equipments and investigation بنانے اور پولیس کی professional training کے لئے لگائیں تاکہ وہ لترول کرنے کی بجائے ملزمان سے scientific طریقے سے تحقیقات کرکے انہیں پکڑیں لہٰذا یہ کام کرنے کی بجائے آپ ان کی وردیوں پر اربوں روپے لگا دیتے ہیں جس کا عوام اور ایک عام آدمی کو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جے آئی ٹی میں ہمارے شہنشاہ عالم کے فرزند عالی کی کرسی پر بیٹھے ہوئے ایک تصویر آ گئی تو پوری دنیا میں شور مچ گیا کہ دیکھو جی یہ توہین ہو گئی ہے۔ ادھر عوام کے ساتھ تھانوں میں جو سلوک ہوتا ہے وہ دیکھیں۔ تھانوں میں جو عقوبت خانے بنے ہوئے ہیں ان کو ختم کرنے کے لئے اگر آپ یہ پیسے لگاتے اور تھانوں کو modernize کرنے اور پولیس کا عوام کے ساتھ سلوک بہتر کرنے پر لگاتے تو ہم کو اس پیسے کی کوئی تکلیف نہ ہوتی۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اللہ کرے یہ ان کا آخری بجٹ ہو اور انشاءاللہ یہ ان کا آخری بجٹ ہی ہو گا کیونکہ ظلم کی دس سالہ طویل رات جو ہم پر گزری ہے اس کی انشاءاللہ اب صبح ہونے والی ہے اور اُجالا آنے والا ہے۔ تلاشی بھی شروع ہو چکی ہے اور انشاءاللہ عوام کو بھی پتا چل چکا ہے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ یہ اتنا بڑا ڈاکا، اتنا بڑا ظلم پنجاب کی عوام کے ساتھ زیادتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ زیادتی ہے جس صوبے کی عوام کے پاس پینے کے لئے صاف پانی نہیں ہے اس صوبے میں 5۔ارب 30 کروڑ روپے آپ نے 12 کروڑ لوگوں کے

صاف پانی کے لئے رکھا ہے اور یہ فی آدمی 43روپے بھی نہیں بنتا تو پھر یہ کس طرح کہتے ہیں کہ ہم عوام کے ہمدرد ہیں اور ہم عوام کے لئے کام کر رہے ہیں؟ دس سال کسی قوم کے لئے بہت بڑا عرصہ ہوتا ہے اور انہوں نے یہ ہمارے دس سال ضائع کئے ہیں اور دس سال پہلے جہاں انہوں نے ہم سے صوبہ لیا آج یہ صوبہ اس سے پیچھے کی طرف ہے۔ 2008 کے الیکشن کے بعد ان کو حکومت ملی اس کے آج دس سال بعد ہر محکمہ پیچھے کی طرف گیا ہے اور کسی محکمے میں آگے بڑھنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ کے ہسپتالوں کا یہ حال ہے کہ آپ کے صوبے میں ایک خاتون سڑک پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گئی تو ہمیں شرم آنی چاہئے کہ اس ملک کی عوام کے ساتھ یہ کیا ہو رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس ملک کے حکمرانوں کو چھینک آتی ہے تو وہ ہمارے خون پسینے کی کمائی سے انگلینڈ اور امریکہ سپیشل جہاز پر چلے جاتے ہیں تو ان کو شرم آنی چاہئے اور ہماری مائیں بہنیں ہسپتالوں میں ادویات نہ ہونے کی وجہ سے مر جاتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ کے ہسپتالوں میں نیلی پیلی گولیاں ہیں اور ٹیسٹ کروانے کی سہولت نہیں ہے۔ یہ عوام کا کھربوں روپیہ اپنی عیاشیوں پر لگاتے ہوئے آپ کو شرم نہیں آتی۔ او خدا کا خوف کریں کیونکہ اللہ کو بھی آپ لوگوں نے جواب دینا ہے یہ ظلم کی انتہا ہے۔ یہاں عوام بھوکے مر رہے ہیں اور ان کی عیاشیوں پر کھربوں روپے لگ رہے ہیں لیکن آپ نے ووٹ ان کو دینا ہے۔ (شور و غل)

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ صرف یہاں پر شور مچانے کے لئے ہیں۔ تلاشی شروع ہو چکی ہے، انشاءاللہ یہ تلاشی finally اپنے منطقی انجام کو پہنچے گی اور انہوں نے عوام کو اور اللہ کو بھی جواب دینا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑا عوام کے ساتھ کوئی اور ظلم نہیں ہو سکتا۔ بہت شکریہ

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں اپنی بات کرنا چاہتا ہوں اگر آپ اجازت دے دیں تو۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب! اجازت ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال:

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

ایاک نعبد و ایاک نستعین۔

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وآلہ و عترتہ بعدد کل معلوم لک

تمام تعریفیں اس رب کائنات کے لئے ہیں جو کہ سب جہانوں کا پالنے والا ہے اور

تمام درود پاک اس نبی پاکؐ کے لئے جن کی خاطر یہ جہان بنایا گیا۔ بے شک۔

جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ضمنی بجٹ پر اپنی چند گزارشات پیش کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ کسی بھی مہذب معاشرے میں جہاں پر اسمبلیاں intact ہوتی ہیں اور جہاں پر اسمبلیاں موجود ہوتی ہیں وہاں پر ضمنی بجٹ کو discourage کیا جاتا ہے تاکہ عوام کے جو نمائندے ہیں وہ اسمبلیوں میں بہتر انداز میں پالیسی سازی کر سکیں یعنی جب گورنمنٹ کی طرف سے کوئی بجٹ یا کوئی چیز آتی ہے تو اس میں participate کر کے بہتر انداز میں حصہ لے سکیں لیکن اس صوبے کی بدقسمتی یہ ہے کہ جیسے جیسے 2008-09, 2009-10, 2010-11, 2011-12, 2012-13, 2013-14, 2014-15, 2015-16, 2016-17 اور اب 2018 کا بجٹ بھی آ گیا ہے تو دن بدن ضمنی بجٹ بڑھتا جا رہا ہے۔ اس مرتبہ جو ضمنی بجٹ گورنمنٹ کی طرف سے اپنے گناہ چھپانے کے لئے

اسمبلی میں پیش کیا گیا ہے وہ تقریباً 168 بلین روپے کا ہے۔ انہوں نے 168۔ارب روپے کا بجٹ اپنی گناہوں پر پردہ ڈالنے کے لئے اور ہر وہ کام جو فرد واحد اپنی انگلی ہلا کر سکتا ہے اپنی ضد اور ذاتی تسکین کو پورا کرنے کے لئے کر سکتا ہے وہ اس بجٹ میں موجود ہے۔ ایک طرف جمہوریت کی بات کی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ آپ اسمبلی میں جا کر بات کریں تو دوسری طرف ضمنی بجٹ اور اس سے زیادہ کے اخراجات وہ ماڈل ٹاؤن کی اسمبلی میں بیٹھ کر ذاتی تسکین اور ضد کو پورا کرنے کے لئے بجٹ استعمال کر لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! آپ پھر یہ بتائیں کہ اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ یہ جمہوریت ہے اور اسمبلیاں جمہوریت کی وجہ سے معرض وجود میں آتی ہیں تو مجھے تو یہاں پر اس جمہوریت کا وجود نظر نہیں آتا۔ آپ نے mismanage کرتے ہوئے تمام بجٹ کو ہماری بہن منسٹر صاحبہ نے فرمایا کہ ہم بہتر مینجمنٹ کے لئے باہر سے managerial staff اپنے مختلف محکموں جس میں ہیلتھ اور solid waste بھی ہیں جو اس کے اندر لا رہے ہیں۔ مجھے آپ یہ بتائیں کہ پچھلے سال آپ نے 154۔ارب روپے کا ضمنی بجٹ اس اسمبلی سے عددی اکثریت کی بنیاد پر منظور کروالیا اور اب 168۔ارب بھی عددی اکثریت کی بنیاد پر ہی منظور کروانے جا رہے ہیں لہٰذا آپ کے پاس کوئی اخلاقی جواز نہیں رہ جاتا۔

جناب سپیکر! جب میں اس کی detail میں جاؤں گا تو آپ کو پتا چلے گا کہ کس طرح سے آپ ڈویلپمنٹ کے بجٹ کو نان ڈویلپمنٹ کے اندر استعمال کر رہے ہیں۔ آپ جو تخمینہ لگاتے ہیں وہ اسمبلی کے اندر اس کا بجٹ پیش کیا جاتا ہے۔ پہلے دن کی تقریر اور اس تقریر کے اندر آپ face saving کے لئے مختلف Heads میں بتاتے ہیں کہ ہم نے ہیلتھ کے لئے اتنا بجٹ رکھا، ایجوکیشن کے لئے اتنا رکھا، امن و امان کے لئے اتنا بجٹ رکھا، آبپاشی کے لئے اتنا اور فلاں محکمہ کے لئے اتنا بجٹ رکھا لیکن جب سال ختم ہوتا ہے تو پھر پتا یہ چلتا ہے کہ جو ڈویلپمنٹ بجٹ رکھا تھا، تمام مدات سے نکال کر نان ڈویلپمنٹ بجٹ کی طرف اس کا رُخ موڑ دیا جبکہ آج آپ کہتے ہیں کہ ہم نے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ آپ بتائیں کہ آپ نے کیا ایسا plan کیا تھا جس کی بابت میں نے پہلے بھی پوچھا تھا لیکن اس سوال کا جواب نہیں دیا کہ آپ کا صوبہ دس کروڑ سے زیادہ آبادی والا صوبہ ہے تو آپ نے ہیلتھ کے حوالے سے آنے والے وقت کے لئے کس طرح سے poster کیا ہے کہ کتنے ڈاکٹرز چاہئیں، کتنی نرسز چاہئیں، کتنے ہسپتال

چاہئیں اور کتنے سکول چاہئیں؟ آپ سرکاری سکول بند کرتے جائیں گے اور پرائیویٹ سیکٹر کو جگہ دیتے جائیں گے تو کیا آپ نے یہ کرنا ہے؟ آپ کو اریگیشن کی lining کرنے کے لئے کتنے پیسے چاہئیں، آپ نے کون سے سال یعنی 2020 ,2018 ,2017 یا 2022 تک یہ کام مکمل کرنا ہے کیونکہ پچھلے دس سال سے آپ اس میں لگے ہوئے ہیں تو آپ نے اس سلسلے میں کیا کیا ہے، کچھ نہیں کیا؟ یہاں پر انہوں نے غیر ترقیاتی کاموں کی overspending کی ہے وہ 21 فیصد ہے یعنی نان ڈویلپمنٹ بجٹ جو رکھا تھا اس سے 21 فیصد زیادہ استعمال کیا ہے۔ اب میں ان کی ضمنی بجٹ کی کتاب کے اندر جو موٹی موٹی چیزیں موجود ہیں ان کی page wise آپ کے سامنے کچھ reading کروں گا تاکہ پتا چلے کہ کس طرح سے عوام کی آنکھوں میں دھول جھونک کر اپنے بجٹ کو پاس کروا رہے ہیں؟

جناب سپیکر! یہ ضمنی بجٹ ایمرجنسی بجٹ ہوتا ہے کیونکہ کچھ چیزوں کی فوری طور پر کرنے کی ضرورت تھی جن کے لئے گورنمنٹ کچھ رقم استعمال کر لیتی ہے لیکن جب آپ کسی ایک ڈیپارٹمنٹ کا بجٹ رکھتے ہیں تو اس بجٹ سے ہٹ کر آپ اس ڈیپارٹمنٹ کو علیحدہ نان ڈویلپمنٹ بجٹ دیتے ہیں تو پھر یہاں پر question یہ raise ہوتا ہے کہ آپ کی مینجمنٹ کہاں ہے، آپ کا وزیر خزانہ کہاں پر کھڑا ہے، آپ کی گورنمنٹ کہاں ہے، آپ کا وزیر اعلیٰ کہاں پر کھڑا ہے اور آپ کی کابینہ کہاں پر کھڑی ہے جس نے ان تمام چیزوں کا جائزہ لے کر بجٹ دینا تھا؟ کیا آپ کو اُس وقت یہ یاد نہیں آیا کہ جب آپ بجٹ بنا رہے تھے اور ڈیپارٹمنٹ کو call کر رہے تھے کہ اپنے اپنے ڈیپارٹمنٹ کا بجٹ ہمیں بھیجیں، آپ کے آئندہ کا لائحہ عمل کیا ہے اور جب وہ محکمے آپ کو بجٹ بھیجتے ہیں تب آپ نے اس بجٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنا بجٹ کیوں نہیں بنایا؟ اب ہوتا یوں ہے کہ فرض کریں کوئی ضمنی الیکشن آ گیا تو الیکشن سے پہلے وزیراعظم، وزیر اعلیٰ یا اُن کے رفقائے کار متعلقہ جگہ پر جاتے ہیں، بڑی بڑی سکیموں کی announcement کرتے ہیں اور وہاں سے ایک ضلع کا ترقیاتی بجٹ نکال کر دوسرے ضلع کو دے دیا جاتا ہے بلکہ جنوبی پنجاب کا بجٹ نکال کر دوسرے حصے کو دے دیا جاتا ہے۔ جس طرح آپ نے اورنج ٹرین اور میٹرو بس کے اندر دیکھا ہے، جس طرح دوسرے پراجیکٹ کے اندر دیکھا ہے کہ جس سے ہماری قوم بنی ہے جس سے ہمارا تاثر جاتا ہے اُن تمام محکمہ جات سے پیسے نکال کر ان جگہوں پر لگا لئے جاتے ہیں اور عوام کو بتایا ہی نہیں جاتا۔ ابھی اسی بجٹ کے اندر ہیلتھ میں 25۔ ارب روپیہ صاف پانی سکیم

کا اِدھر رکھ دیا ہے۔ ان کی 1985 سے گورنمنٹ ہے اور صرف لاہور شہر کے اندر پینے کا صاف پانی نہیں دے سکے۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر! ابھی پچھلے دنوں صاف پانی کا scandal پکڑا گیا لہٰذا صاف پانی کا MD اور اس کے جو دوسرے معاملات تھے اس کی رپورٹ یہاں اسمبلی میں پیش کریں کیونکہ وہ کسی کے ذاتی پیسے نہیں تھے بلکہ عوام کے پیسے اور tax money تھی۔ انہوں نے صاف پانی کمپنی بنائی ہوئی ہے جس کے اندر اربوں روپے کا نقصان ہوا ہے وہ کدھر گیا؟

جناب سپیکر! اسی طرح صفحہ نمبر 64 پر Police Record Room Management System in police stations of Punjab (purchase of equipment, furniture & fixture) ہے جس پر 27 کروڑ 55 لاکھ 50 ہزار روپے لگا دیئے گئے۔ کیا یہ چیزیں انہیں پہلے نہیں پتا تھیں کہ پولیس ڈیپارٹمنٹ کے اندر ہم نے یہ یہ کرنا ہے اور اس کو ساتھ لے کر چلنا ہے تاکہ دوسری طرف کا ڈویلپمنٹ بجٹ اس طرف آکر خراب نہ ہو۔ ویسے بھی آپ کے ٹوٹل بجٹ کی utilization کبھی بھی 50 فیصد سے زیادہ نہیں رہی۔ ابھی بھی آپ کی تسکین نہیں ہو رہی اور مختلف محکمہ جات سے پیسے نکال کر دوسری جگہ پر دے رہے ہیں۔ اسی طرح Dolphin Squad Establishment of کا پانچ شہروں میں اعلان کر دیا، کیا آپ کو بجٹ سے پہلے پتا نہیں تھا کہ آپ نے یہ معاملات بھی چلانے ہیں لہٰذا آپ کو بجٹ پیش کرنے سے پہلے پتا ہونا چاہئے تھا؟ ایک دم راہ جاتے ہوئے آپ کو یاد آتا ہے یا کوئی مشورہ دیتا ہے تو اس کے مشورے کے مطابق آپ چل پڑتے ہیں لیکن یہ احساس نہیں ہوتا کہ جس دوسرے ضلع کے لئے آپ نے پیسے رکھے ہوئے ہیں، وہاں کے لوگ آس اور امید لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں کہ شاید اس سال ہماری کچھ سنی جائے اور ہمارے ضلع کے اندر کام ہو لیکن وہاں سے پیسے نکال کر آپ دوسری جگہ پر دے دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے حکومت کے لوگوں کو یہ بتاتا ہوں کہ جب یہ اخراجات کرنے کے لئے اس کا PC-I بناتے ہیں یا کوئی سسٹم ہوتا ہے تو آج میں یہ بات ریکارڈ پر کرنا چاہ رہا ہوں کہ اس حکومت کے سب سے بڑے کارناموں میں دانش سکول نیب کا سب سے بڑا کیس بنے گا۔ آپ اس دانش سکول کی stories پڑھ لیں کیونکہ اس کے اندر کسی کنٹریکٹر کو involve نہیں کیا گیا بلکہ ہر کسی کو

کنٹریکٹ award کر دیا گیا ہے۔ پہلے کوئی PC-I بنتا ہے، کوئی بات ہوتی ہے یا کوئی technical sanction ہوتی ہے لیکن ایسا کوئی چکر نہیں۔ یہ دانش سکول نیب کا سب سے بڑا کیس بنے گا۔ اسی طرح اسی page پر تین سو موٹر سائیکلیں لے لیں جس کے لئے ہم منع نہیں کرتے بالکل لیں لیکن پہلے سالانہ بجٹ میں بتاتے کہ ہم یہ چیزیں لینے جا رہے ہیں۔ فرض کریں آپ نے پولیس کا بجٹ ایک روپیہ رکھا تو آپ ایک کی بجائے سوا روپے رکھ لیتے۔ میرا سوال یہ ہے کہ آپ اس کو justify کریں کہ یہ والے پیسے کس مد سے نکال کر یہاں پر استعمال کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر! ضمنی بجٹ کے صفحہ 181 پر لکھا گیا ہے کہ سرکاری افسروں کو 13 لاکھ 80 ہزار روپے کے موبائل فون لے کر دیئے گئے۔ میں یہ پڑھ دیتا ہوں کہ:

Provision of the official's mobile phone connectivity to the officers of the Government of the Punjab

یعنی جو مرضی آپ کریں اور کوئی آپ کو پوچھنے والا نہیں ہے؟ ہمیں پتہ ہے کہ آپ نے بجٹ پاس کروا لینا ہے کیونکہ آپ کے پاس عددی اکثریت ہے جس کی بنیاد پر آپ نے بجٹ پاس کروا لینا ہے لیکن ہم تو اپنی بات کرنے سے نہیں رکیں گے۔ ہم تو یہاں پر حق کی بات کریں گے اور جناب سپیکر! ہم تو آپ کے ضلع کی بات بھی کریں گے۔ ہم جنوبی پنجاب کی بھی بات کریں گے، ہم پورے پنجاب کی بات کریں گے کیونکہ ہمیں درد ہے اور ہمیں افسوس ہے کہ یہ چند مافیاز، سیمنٹ مافیا، سریا مافیا، بنک مافیا اور so much so کہ شوگر مافیا اس ملک کے اوپر مسلط ہیں۔ ان پانچ سات مافیاز نے، سپریم کورٹ نے "گاڈ فادر" کا کہا ہے اور "سسیلین مافیا" کا کہا ہے---

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اپنے موضوع پر رہیں۔ مہربانی کریں

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! وہ الفاظ بھی ان کے لئے ہی کہے گئے ہیں---

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ مہربانی کر کے Cut Motion پر ہی رہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ کہ [****] اور یہ اکٹھے ہوتے ہیں---

جناب قائم مقام سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے

"جھوٹے، جھوٹے" کی آوازیں)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں تقریر کر رہا ہوں اور میں کوئی ایسا کام نہیں کر رہا۔ میں تقریر کر رہا ہوں اور انہوں نے مائیک کو زور زور سے ہلاتے ہوئے کہا کہ میں کوئی چیف منسٹر کی طرح مائیک نہیں توڑ رہا۔

٭ بحکم جناب قائم مقام سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

(اس مرحلہ پر انہوں نے مائیک کو مروڑ دیا)

جناب سپیکر! میں کوئی ایسا کام نہیں کر رہا۔ میں کوئی ایسی حرکت نہیں کر رہا۔ میں کوئی اپنے سینے پر ہاتھ نہیں مار رہا۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے

"جھوٹے، جھوٹے" اور "مائیک توڑ دیا" کی آوازیں)

جناب سپیکر! میرے ہاتھ میں یہ بجٹ کی کتاب ہے اور میں کوئی شعبدہ بازی نہیں کر رہا۔ میں نے کوئی مائیک نہیں توڑا۔ میں نے کوئی ایسی حرکت نہیں کی۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ نے مائیک توڑ دیا ہے۔ آپ نے مائیک توڑ دیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کو آواز آ رہی ہے۔ یہاں پاکستان کے اندر، صوبہ پنجاب کے اندر، لاہور کے اندر اور پورے پنجاب کے اندر بڑے بڑے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے پاکستان کے لئے بڑی بڑی خدمات سر انجام دی ہیں، انہوں نے پاکستان کے لئے کام کیا ہے اور انہوں نے پوری دنیا میں پاکستان کی عزت بڑھائی ہے۔ اسی بجٹ کتاب کے صفحہ نمبر 192 پر ایک چیز میں آپ کو پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں جو ذاتی تسکین کے لئے ہے اور وہ یہ ہے کہ:

Provision of funds for Muhammad Shahbaz Sharif Hospital Bedian Road Lahore

جناب سپیکر! مجھے بتائیں کہ انہوں نے کون سا ایسا کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ وہ اپنے نام پر ہسپتال کا نام رکھ لیں اور اپنے بھائیوں کے نام کے اوپر رکھ رہے ہیں؟ ایسے کام یہ اپنے پیسے سے کریں ناں۔ اپنے پیسے سے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اس طرح کی بہت سی مثالیں ہیں اور آپ اس طرف نہ جائیں۔ اس طرح کی بہت سی مثالیں ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے بھی اپنے حلقہ میں اس طرح کا ہسپتال بنایا تھا۔ بندہ ان سے یہ پوچھے کہ آپ نے اربوں روپے اس ہسپتال کے لئے رکھا ہے تو آپ کا نام "پاناما" کے اندر اور "حدیبیہ پیپر ملز" کے اندر آیا ہوا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ بجٹ پر بات کریں۔ اس طرح کی بات نہ کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"شیر" اور "جھوٹے" کی آوازیں)

آرڈر ان دی ہاؤس، آرڈر ان دی ہاؤس۔ معزز ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اسی بجٹ کتاب کے اندر صفحہ 193 کے اوپر میرے حلقے کے ہسپتال، "گلی گلی میں شور ہے، اگے تسی سمجھ ای گئے ہو"

جناب سپیکر! کہتے ہیں کہ "گلی گلی میں شور ہے، اگے تسی سمجھ ای گئے ہو" مینوں تے کہین دی ضرورت ای نئیں۔

جناب سپیکر! صفحہ 193 پر میرے حلقے سمن آباد میں ایک ہسپتال کے لئے اور رانا مشہود صاحب کے حلقے کا بھی ایک ہسپتال ہے تو وہاں پر مشینری نہیں ہے۔ چلیں میں ان کے حلقے کی بات نہیں کروں گا کیونکہ اکٹھا آ گیا تو میں اس وجہ سے بات کر رہا ہوں تو اس ہسپتال کے لئے 16 لاکھ 19 ہزار روپے

رکھے گئے ہیں۔ آپ اس ہسپتال میں جا کر دیکھ لیں جو کہ central point ہے جہاں پر غریب آدمی دوائی کو ترس رہا ہے۔ میں نے وہاں جو ہسپتال بنایا ہے تو اس کا نام اپنے کسی بڑے کے نام پر یا اپنے نام پر نہیں رکھا بلکہ میں نے اس کا نام سروسز ہسپتال سمن آباد رکھا ہے۔ میں نے اس کی بنیاد رکھی تھی۔ مجھے پتا تھا کہ یہ میرے پیسے سے نہیں بن رہا بلکہ غریب عوام کے خون پسینے کی کمائی سے بن رہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! انہوں نے مائیک توڑ دیا ہے لہٰذا ان سے پیسے لئے جائیں۔

(اس مرحلہ پر انہوں نے "شیر، شیر" کی آوازیں بھی لگائیں)

جناب قائم مقام سپیکر: طارق صاحب! آرام سے بیٹھیں۔ کیا آپ سرکس میں آئے ہوئے ہیں؟ آرام سے بیٹھیں۔ میاں صاحب! آپ بھی کوئی ایسی بات نہ کریں۔ جی، میاں صاحب!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "چور مچائے شور" کی آوازیں)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! صفحہ نمبر 196 پر لکھا ہوا ہے جس کی سیریل نمبر 104

Provision of funds Metropolitan.

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ اپنے ممبران کو کنٹرول کریں اگر آپ نے اپنی تقریر مکمل کرنی ہے تو مہربانی کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ انصاف کی بات کریں کہ کون کیا کر رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: میں ان کو بھی کہہ رہا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ نے کہا ہے کہ سرکس نہ کریں لیکن وہ سرکس کرنے سے باز نہیں آ رہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اپنی بات مکمل کریں۔

MIAN MUHAMMAD ASLAM IQBAL: Mr Speaker! Provision of funds to Metropolitan Corporation Lahore for establishment of 31 Ramadan Bazars in Lahore

کے لئے 41 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ پچھلے دنوں وزیر اعلیٰ ایک رمضان بازار میں گئے۔ رمضان بازار سے گزر رہے تھے کہ ایک دم وہاں کھڑے سکیورٹی والے نے وزیر اعلیٰ کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ باقی تو سٹاف مشکوک نظر نہیں آیا صرف وزیر اعلیٰ ہی مشکوک نظر آئے۔(شور و غل)

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ ذاتیات پر کیوں اتر آئے ہیں؟ یہ Cut Motion پر بات کر رہے ہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہر دفعہ آپ رمضان بازاروں کے لئے اربوں روپے رکھتے ہیں لیکن اس کی output کیا ہے؟ کیا آپ کو پہلے نہیں پتا تھا کہ سال بعد رمضان آنا ہے جس میں رمضان بازار کے اندر آپ نے یہ ڈویلپمنٹ کرنی ہے تو آپ نے وہاں پر 41 کروڑ روپے صرف وزیر اعلیٰ کی تسکین کے لئے رکھ دیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"جھوٹے جھوٹے" کی آوازیں)
(شور و غل)

جناب قائم مقام سپیکر: معزز ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! صفحہ نمبر 197 پر ہے کہ provision of fund as seed money for meeting the 6 month requirement of the Punjab Land Records Authority from January to June 2017 کے لئے ایک ارب 30 کروڑ روپے رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر! صفحہ نمبر 198 پر سیریل نمبر 116، provision of funds for newly established Police Hospital, Police Lines Qila Gujar Singh کے لئے پیسے رکھے گئے لیکن یہاں پر میں آپ کے توسط سے بات کرنا چاہ رہا ہوں پولیس لائن کے اندر بلڈنگ بن گئی لیکن وہ hospital پچھلے تین چار سال سے خوار ہو رہا ہے آپ اُس کو operational نہیں کر سکے، آپ مہربانی کر کے اُس کو operational کر دیں تا کہ پولیس ملازمین ہیں کم از کم اُس ہسپتال کے اندر اپنا علاج کروا سکیں، آپ نے بلڈنگ بنا دی، اب آپ نے پولیس سے کوئی بدلا لینا ہے؟ بدلہ تو آپ نے اُن کے ذریعے ماڈل ٹاؤن کا واقعہ کروا کے لے لیا ہوا ہے، اب مہربانی کر کے اُن کے علاج معالجے کے لئے کوئی کام کریں۔

جناب سپیکر! اب ایک بڑا ضروری نقطہ میں آپ کے سامنے اُٹھانا چاہ رہا ہوں صفحہ نمبر 215 کے اوپر financial grant of fund amounting to Rs. 354 million on account of assistance to poor and needy persons to all DCOs in Punjab یہ آپ 35 کروڑ 40 لاکھ روپیہ آپ نے DCO کی discretion پر دے دیا تاکہ آپ اپنے من پسند افراد کو اپنی اتھارٹی استعمال کرتے ہوئے پیسے دے سکیں۔ طریقہ واردات کیا ہے؟ پیسے DCO کو بھیج دو ایک آپ کی direct list ہے جو سی ایم سیکرٹریٹ کی طرف سے ہے وہ میں آگے جا کر بیان کروں گا لیکن یہ طریقہ واردات ہے کہ through DCO، اگلا طریقہ واردات through Commissioner وہ کیا ہے؟ grant-in-aid to all divisional commissioners in the... جناب سپیکر! آذان ہو رہی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: .Order in the House آذان نہیں ہو رہی آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! تمام چیزیں بھول سکتی ہیں لیکن پاناما پیپرز اور حدیبیہ پیپر نہیں بھولتے grant-in-aid to all divisional commissioners in the Punjab to run the cattle market یہاں پر بھی 12 کروڑ روپیہ دیا گیا۔ اب صفحہ نمبر 217 کے اوپر دیکھیں کہ یہاں پر بھی رمضان بازار کے لئے provision of the fund for the establishment of 287 Ramadan bazars across the Punjab اس کے لئے ایک ارب 78 لاکھ روپے ہیں۔ آپ اگر پچھلے سالوں کے ضمنی بجٹ دیکھیں تو رمضان بازار ہر دفعہ establish ہوتا ہے، ہر دفعہ وہاں پر تنبوں آتے ہیں، وہاں پر ہر چیز آتی ہیں۔ وہ پیسے کن کی جیبوں میں جا رہے ہیں، کن کے پیٹ میں جا رہے ہیں؟ یہ صرف اور صرف اپنے ورکرز کو نوازنے کے لئے amount رکھی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر! اب صفحہ نمبر 217 کے اوپر ہی provision of funds for inauguration of power plant at Qadirabad اب ایک طرف جنوبی پنجاب کے اندر لوگوں کے پاس پینے کو پانی نہیں ہے، ہسپتالوں میں دوائیاں نہیں ہیں اور ایک طرف ٹھنڈے کمرے کے اندر، تنبوؤں کے اندر ٹھنڈے تنبوں لگا کر وہاں پر 4 کروڑ 32 لاکھ روپے سے وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ نے اُس کا فیتا کاٹا ہے اگر یہی پیسے

جنوبی پنجاب میں دیئے جاتے یا میرے حلقے میں پینے کے صاف پانی کے لئے دے دیئے جاتے تو کم از کم میں سمجھتا ہوں کہ آدھی آبادی کو صاف پانی مل سکتا تھا، وہاں پر اپنی ذاتی تسکین کے لئے اور تقریر کے لئے پیسے خرچ کئے گئے، اگر انہیں ٹھنڈے کمرے میں تقریر کرنے کا اتنا ہی شوق ہے تو اسمبلی میں آ کر کر لیتے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ رخسانہ کوکب! آپ مہربانی کر کے بیٹھ جائیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہم ان معزز ممبران کے بچوں کی لڑائی لڑ رہے ہیں کہ دیکھیں حکمران اللے تللے اخراجات کس طرح سے کر رہے ہیں، یہ سننے کو تیار نہیں ہیں یہ سرکاری مدح سراہ بنے ہوئے ہیں، یہ مستند مدح سراہ بنے ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ cut motion پر بات کریں وہ خاموش ہو گئے ہیں

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے budget speech کے اندر آپ سے ایک request کی تھی میں نے آپ سے کہا تھا کہ ہر وہ راستہ جو جاتی امرا جاتا ہے وہ ٹھیک ہو رہا ہے اس بجٹ بک کے صفحہ نمبر 222 کے اوپر Rehabilitation of Sunder Raiwind Road یہ پڑھ لیں، پھر آپ widening bridge پڑھ لیں وہ بھی سندر رائیونڈ روڈ پر، اُدھر کروڑوں روپیہ لگا دیا گیا۔ انہیں ہمارے حلقے نظر نہیں آ رہے، انہوں نے جہاں پر اپنی ذاتی جائیدادیں خریدی ہوئی ہیں ان کو وہ نظر آتی ہیں، ان کے قریب و جوار میں کوئی بندہ اپنا گھر نہیں بنا سکتا کیونکہ وہاں پر گھر بنانا منع ہے، وہاں پر وزیر اعظم رہتے ہیں، صاف ہوا اُن تک نہیں پہنچ سکتی لیکن عوام کے خون پسینے کی کمائی سے آپ وہاں پر ہر چیز کرتے جا رہے ہیں۔ (شور و غل)

جناب سپیکر! آپ ان کے الفاظ سن لیں اگر میں کچھ کہوں گا تو آپ کہیں گے خواتین ہیں تو بہتر ہے کہ آپ منع کریں اگر آپ منع نہیں کریں گے تو پھر میں بولوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ بات کریں میں منع کر رہا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! مجھے ان کے بولنے سے مضائقہ نہیں ہے یہ بولیں لیکن الفاظ کی حدود و قیود کا تعین کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ لوگ مہربانی کر کے اپنی سیٹوں پر بیٹھ جائیں خاص طور پر ڈاکٹر فرزانہ نذیر اور محترمہ رخسانہ کوکب! یہ کوئی طریق کار نہیں ہے آپ لوگ بیٹھ جائیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! صفحہ نمبر 223 کے اوپر جیسے میں نے پہلے بات کی ہے یہ چیزیں میں ضمنی بجٹ سے پڑھ رہا ہوں میں یہ چیزیں گھر سے نہیں لے کر آیا آپ نے جو کتاب دی ہے میں اُس کتاب سے پڑھ رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اسی طرح مختلف سڑکیں جو جاتی امرا جا رہی ہیں اُن کی detail بھی آگے ہے میں نہیں پڑھتا، میرے صرف کہنا کا مقصد ہے کہ اُس ایریا کو develop کرنے کے لئے تمام پنجاب کا پیسا اُس سائیڈ پر لگا دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب پانچ بجنے میں دس منٹ رہ گئے ہیں آپ کی اور بھی تین cut motions ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں جلدی بات ختم کر لیتا ہوں۔ اب آپ نے صفحہ نمبر 276 کے اوپر مختلف کمپنیوں کو پیسے دیئے ہیں۔ Loan to Faisalabad Industrial Estate and Management company 50 crore non-recurring پھر آپ نے loans to Gujranwala Waste Management Company کے لئے 63 کروڑ رکھے۔ Loans to the Silakot Waste Management Company کے لئے 32 کروڑ 90 لاکھ روپے، loans to Punjab Small Industries Corporation کے لئے 3۔ارب روپے اور loans to Punjab(PIEDMC) کے لئے ایک ارب 65 کروڑ روپے رکھے۔ اس کے بعد کہیں دائیں بائیں سے پیسے اکٹھے کر کے loans to Transport Department کے لئے 10۔ارب روپے رکھے۔

جناب سپیکر! جس طرح ہماری بہن وزیر خزانہ نے فرمایا کہ ایمرجنسی کی شکل میں، کوئی flood آ گیا یا کوئی دوسرے ایسے معاملات ہو گئے تو اس کے پیسے دینے پڑتے ہیں۔ یہ بات ہم بالکل ماننے کے لئے تیار ہیں کہ ان حالات میں کسی دوسرے head سے پیسے نکالنے پڑتے ہیں یہ بالکل صحیح بات ہے

لیکن آپ جو ان کمپنیوں کو پیسے دے رہے ہیں یہ تو آپ کو ایک دم یاد نہیں آیا بلکہ یہ آپ کو ایک دم اس وقت یاد آیا جب آپ ترکی گئے تھے، وہاں پر آپ نے لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی جس کا بجٹ 2002-03 میں 2۔ارب روپے تھا اور آج اس کا بجٹ 15۔ارب روپے ہے۔ لاہور کا آدھا حصہ اس سے کم ہے۔ یہ تمام ویسٹ مینجمنٹ کمپنیز بن رہی ہیں۔ اگر آپ ترکی جا کر ان کے brackets دیکھیں گے تو سمجھ آجائے گی کہ یہ پیسا کہاں جا رہا ہے۔ میرا یہاں اس پوائنٹ پر بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ کوئی ایسا unforeseen expense نہیں تھا کہ اچانک کوئی flood آگیا اور آپ کو یاد آگیا۔ کم ازکم یہ تو آپ بجٹ میں رکھتے، ہمارے ساتھ discuss کرتے، اس کو اسمبلی سے پاس کرواتے، ہم اس پر بحث کرتے اور بات آگے کی طرف جاتی لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا۔ آپ کا جو دل کرتا ہے وہ کر لیتے ہیں کیونکو آپ کو پتا ہے کہ ہم سیاہ کریں، سفید کریں ہم کر سکتے ہیں کیونکہ ہمارے پاس اسمبلی میں 325 ممبران ہیں۔ آپ کر سکتے ہیں، ہم مانتے ہیں کہ آپ کر سکتے ہیں لیکن آپ کے کرنے کے باوجود کلمہ حق کہنے کے لئے کسی بڑے اجتماع کی ضرورت نہیں ہوتی اس کے لئے ایک آدمی بھی بہت ہوتا ہے۔ ہم نے کلمہ حق کہتے رہنا ہے، ہم کہتے رہیں گے اور ہم تصحیح کراتے رہیں گے۔ یہ شور ڈالتے رہیں ہم ان کو کہتے رہیں گے اور آپ کے توسط سے ہم بتاتے رہیں گے کہ آپ لوگوں کا حق چھین رہے ہیں، ہمارا حق چھینا جا رہا ہے، ہمارے بچوں کے ساتھ وہ کیا جا رہا ہے جو کوئی غیر بھی نہیں کرتا۔(شور و غل)

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! صفحہ 304 پر میں ایک ضروری بات کرنا چاہ رہا ہوں۔ یہاں بیٹھے ممبران کو حیرانی ہوگی۔ یہاں جنوبی پنجاب سے تعلق رکھنے والے کس چیز کو ترستے ہیں، میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ یہاں کیا ہو رہا ہے؟ صفحہ نمبر 304 پر ہے Organization of Spring Flower Festival at Greater Iqbal Park اس کو 5 کروڑ 21 لاکھ روپے سے شروع کیا گیا۔ وہ ایلیٹ کلاس جو پھول دیکھ کر خوش ہوتی ہے اس کے لئے آپ نے 5 کروڑ 21 لاکھ روپے لگا دیئے اور آپ کو اتنی سوچ سمجھ نہیں کہ اس لاہور شہر میں جہاں پر دوائی نہ ملنے سے، آپریشن نہ ہونے سے لوگ مرتے جا رہے ہیں آپ ان کو پیسے دے دیتے۔ اگر festival نہ لگتا تو کیا ہو جانا تھا؟(شور و غل)

جناب سپیکر! میں اگلی بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے مین بلے وارث گلبرگ میں پارک بنانے کے لئے ایک land acquisition کی ہے اور اس کے لئے 14 کروڑ 25 لاکھ 75 ہزار روپے رکھے ہیں۔ گلبرگ کے اندر ایلیٹ کلاس رہتی ہے، وہاں بڑے بڑے لوگ رہتے ہیں۔ میرے حلقے میں LOS کے اوپر آپ کی elevated road گزر رہی ہے، جہانگیر پارک کی آدھی گراؤنڈ پہلے کھا لی اور آدھی گراؤنڈ اب کھانے جا رہے ہیں۔ یہ کیوں ہو رہا ہے؟ کیونکہ وہاں غریب آدمی رہتا ہے۔ امیر آدمی کے لئے گراؤنڈ بنانے کے لئے جگہ کو acquire کیا جا رہا ہے اور غریب آدمی کے پاس جو گراؤنڈ ہے جہاں اس کی خوشی غمی ہے، جہاں سارا کچھ ہوتا ہے وہ آپ نے اٹھا لی ہے، ختم کر لی ہے کیونکہ وہاں آپ نے میٹرو چلانی ہے۔ یہ شرم کا مقام ہے، اسے کہتے ہیں "شرم کا مقام"۔ آپ ایلیٹ کلاس کو accommodate کرتے ہیں اور غریب کو ذلیل کرتے ہیں۔ امیروں کے لئے کوئی اور ہسپتال ہے، غریبوں کے لئے اور ہسپتال ہے۔ امیروں کے لئے کوئی اور سکول ہیں، غریبوں کے لئے کوئی اور سکول ہیں۔ امیروں کے لئے کوئی اور پارک ہے، غریبوں کے لئے کوئی اور پارک ہے۔ امیروں کے لئے اور انصاف ہے، غریبوں کے لئے اور انصاف ہے۔ (شور و غل)

جناب سپیکر! یہ صفحہ نمبر 681 ہے۔ یہاں انہوں نے 20۔ ارب 69 کروڑ روپیہ ڈویلپمنٹ کا cut کر کے دوسری جگہ لگایا جس کی detail یہاں پر موجود ہے۔ میں اپنے اس جملے کی تصحیح کر دوں کہ 20۔ ارب 69 کروڑ روپیہ آپ نے ڈویلپمنٹ کا بجٹ نکال کر فیڈرل گورنمنٹ کو پیسے ادا کئے ہیں کیونکہ آپ نے ادھار لئے ہوئے تھے۔ یہاں پر میں جو important بات کرنا چاہ رہا ہوں وہ یہ ہے کہ صفحہ نمبر 683 پر ایک heading ہے جو میں پڑھ دیتا ہوں۔

Additional appropriation required to meet the anticipated excess of Rs.25,025,000/- (Non-recurring)

اب میں اس کی detail پڑھتا ہوں۔

An additional amount of Rs.25,025,000/- is required to meet the excess expenditure incurred to refund of

US$238,338.43 on account of unspent balance & amount disallowed by ADB against ineligible expenditure in respect of OFID Loan No. 707P: Second Girls Primary School Project. The entire amount will be met from savings within the grant.

یہ سیکنڈ گرلز پرائمری سکول پراجیکٹ تھا جس کی entire amount 2 کروڑ 50 لاکھ 25 ہزار تھی اور آپ نے اس کے ساتھ pay کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھتا ہوں کہ آپ کی یہاں مینجمنٹ کہاں گئی، گڈ گورننس کہاں گئی، اس وقت آپ کیا کر رہے تھے اور یہ کیا معاملہ چل رہا تھا؟ یہ تمام معاملات وہ ہیں جو اس کتاب کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہیں۔ اس کے اندر ایک detail وہ بھی ہے جو discretionary grant کی شکل میں وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ نے مختلف لوگوں کو مختلف شکلوں میں ادا کی ہیں ان کی amount بھی کروڑوں روپے میں ہیں۔ صرف اور صرف مغل اعظم کے اپنے حلقے بھی ہیں اور ان کے ولی عہد کا حلقہ بھی ہے اس ولی عہد کے حلقے میں ہر طرح کی نوکری جارہی ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! یہاں پر ہم کسی سے بات کریں، سرکاری ادارے کے اندر تو پہلے لسٹ آجاتی ہے، میرٹ کی دھجیاں اڑاتے ہیں، نوکریاں اور جو معاملات ہیں وہ ولی عہد کے اکاؤنٹ میں جاتی ہیں اور دوسرے معاملات۔۔۔

(اذان عصر)

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ آپ نے جس گرانٹ کی بات کی ہے۔ راجن پور میں ایسے غریب لوگ بھی ہیں جن کے پاس دوائی لینے کے پیسے نہیں ہیں۔ میں نے اسی گرانٹ سے پانچ سے چھ لوگوں کا خود شیخ زید ہسپتال میں لیور ٹرانسپلانٹ کرایا ہے۔ اسی رمضان شریف میں ایسے غریب لوگ بھی تھے جن کے پاس واقعی دوائی لینے کے پیسے نہیں تھے تو ڈپٹی کمشنر نے جا کر انہیں 15 سے 20 لاکھ روپے کے چیک دیئے ہیں۔ یہ Aid وہاں راجن پور تک بھی پہنچ رہی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں اسی وجہ سے کہہ رہا تھا، دیکھیں! جن کی access آپ تک تھی، جن کو آپ جانتے تھے یا جو آپ کو جانتے تھے یا کوئی ووٹر کی شکل میں یا کوئی آپ کے ڈسٹرکٹ کی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، غریب لوگ۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جی، بالکل غریب لوگ، جن کی access آ گئی ناں، آپ نے کروا دیا تو کیا پورے صوبے کے لوگ پھر آپ کے پاس آئیں؟ یہ جو ان کے گناہوں کا پلندہ ہے اس گناہوں کے پلندے کے اندر وہ جو 20-ارب روپے، اب 7-ارب روپے اور پھر 27-ارب روپے سے آپ کئی لیور ٹرانسپلانٹ ہسپتال بنا سکتے تھے۔ اگر آپ laptops نہ دیتے، آپ نے ذاتی تسکین اور کمیشن کے لئے 27-ارب روپے جھونک دیئے، اگر سسٹم ہوتا تو لوگ آپ کے پاس نہ آتے اور نہ ہی میرے پاس آتے بلکہ خود بخود علاج کرواتے۔ اب آپ نے بات کر ہی دی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، وہ خود بخود ہی جا رہے ہیں۔ میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ بہت سارے جا بھی رہے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں بھی جانتا ہوں اور آپ بھی جانتے ہیں، 27-ارب روپے میں سے 15-ارب روپیہ جیب میں ڈال لیا ہو گا۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! 15-ارب روپیہ حفیظ سنٹر پر رل رہا ہے یا ہال روڈ پر پڑا ہوا ہے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم شیم" کی آوازیں)

جناب سپیکر! جس بے چارے کو laptop ملتا ہے وہ جا کر بیچ جاتا ہے۔ شہباز شریف یوتھ پروگرام پیچھے سارا کچھ لکھا ہوا ہے۔ اب تو یہ ویسے بھی بیچنا آسان ہو گیا ہے اور یہ OLX پر لگا ہوا ہے۔ ویسے بھی ایک اور بات کہ اگر ان حکمرانوں کے پاس یہ پاکستان رہا تو یہ OLX پر ڈال دیں گے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! پانچ بج کر پانچ منٹ ہو گئے ہیں۔ اب ٹائم تو ہو گیا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ مجھے صرف پانچ منٹ دے دیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پانچ بجے کا decide ہوا تھا۔ چلیں! آپ آپس میں decide کر لیں کہ کس نے پہلے بات کرنی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ہم سب نے بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ابھی کس نے بات کرنی ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں بات کروں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار وقاص حسن موکل! آپ بات کریں۔ جو decide ہوا تھا وہ پانچ بجے ہوا تھا لیکن میں آپ کو ٹائم دے رہا ہوں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اپنی بات کا آغاز۔۔۔

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! اب کورم پوائنٹ آؤٹ کریں کیوں نہیں کرتے۔۔۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! وہ چپ نہیں رہ سکتی، اگر وہ بدتمیزی کریں گی تو ہمیں بھی آتی ہے۔ آپ انہیں وارننگ دیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! مجھے اندازہ ہے میں انہیں منع کر رہا ہوں۔

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! میں نے کون سی بدتمیزی کی ہے۔ آپ ہر وقت بولتے رہتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگر آپ نہیں سنبھال سکتے تو۔۔۔

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! یہ کیا بات کرتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، نہیں۔ سردار صاحب! آپ بات کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اپنی بات کا آغاز کروں گا۔ اب ضمنی بجٹ statement پر بات ہو رہی ہے اور میں اس کی شروعات ہی سے بات کرنا چاہوں گا۔ میں اب بات کرنا چاہوں گا کہ اس اشتہار پر 1122 کی تصویر لگی ہوئی ہے، یہ وہ ادارہ ہے جس نے اخبار میں اشتہار دیا تھا

کہ آپ اپنے زکوۃ، صدقات، عطیات اور خیرات ہمیں دیں کیونکہ ہم اس ادارے کو چلا نہیں سک رہے۔ اس سے زیادہ اور بڑی شرمندگی کیا بات ہو سکتی ہے؟

جناب سپیکر! میرے خیال میں محترمہ وزیر خزانہ next time اس چیز کو ضرور under consideration کریں گی۔ میں نے گندم پر بھی بات کرنی تھی، ماشاءاللہ جو اس دفعہ گندم اور باردانے پر پنجاب کے کسانوں کے ساتھ ہوا ہے، میرے خیال میں اس میں کوئی دورائے نہیں ہے، بجلی کا حال بھی ہم سب کے سامنے ہے اس میں deadline کی تصویر لگی ہوئی تھی۔

جناب سپیکر! میں چاہوں گا کہ please یہ اس کے اندر ضرور consideration کریں اور اس کے title پر وہ تصویریں لگا دیں جو achievements ہوں، یہ تو actually اس قوم اور اس صوبے کے ساتھ مذاق تھا۔ اب miscellaneous grants پر بات کریں گے، میں اس کی سمجھ اور فہم کے لئے صرف تین چار پوائنٹس پر بات کروں گا۔ اس میں صفحہ نمبر 192 پر آئٹم نمبر 77 ہے کہ:

> Provision of funds for hiring of qualified Anesthetist as per requirements, of Pakistan Medical and Dental Council at Poor of DHQ

جناب سپیکر! یہ میرے خیال میں spelling mistake ہے ٹی ایچ کیو یا ڈی ایچ کیو یا actually لکھا یہ گیا ہے کہ ٹی ایچ کیو یا ڈی ایچ کیو اتنے غریب ہیں کہ وہ Anesthetist نہیں رکھ سکتے۔ اس میں، میں ضرور محترمہ وزیر خزانہ کی opinion چاہوں گا۔ Rs.2500/- per case to concerned for payment of Anesthetist. یعنی 2500 روپیہ فی کیس anesthetists کو دیا جا رہا ہے اور ہم نے اس کے اندر پانچ کروڑ روپے پھونک دیئے ہیں۔ ہیلتھ کا بجٹ under utilize، ضمنی بجٹ کے اندر ہم نے پانچ کروڑ روپے کی provision اور ڈال دی۔

جناب سپیکر! یہ میری سمجھ سے باہر ہے کہ اگر آپ نے ایک anesthetist بندے کو پیسے دینے ہیں تو آپ نے جو ہیلتھ کی allocation کی ہے اس کے اندر کسی کو خیال نہیں آیا کہ کسی کا آپریشن ہونا ہے تو اس کو بے ہوش کرنا بھی لازمی ہو گا۔۔۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم شیم" کی آوازیں)

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ضمنی بجٹ، محترمہ وزیر خزانہ نے بالکل ٹھیک بات کہی کہ ضمنی بجٹ اس وقت ہو گا جب آپ کو absolute out of no fear کوئی disaster natural ہو جائے، کوئی خدانخواستہ زلزلہ آجائے، کوئی عذاب الٰہی آجائے یا کچھ ایسے مسئلہ آجائے۔ میں agree کرتا ہوں کہ اس ضمنی بجٹ کے اندر لوکل گورنمنٹ کی allocation کی گئی، بالکل ٹھیک بات ہے اور ضرورت ہے لیکن Anesthetists کے لئے پانچ کروڑ روپیہ، کیا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سو رہا ہے؟

جناب سپیکر! آگے چلتے ہیں کیونکہ ٹائم کی کمی ہے اس لئے میں صرف دو چار باتیں کروں گا۔ صفحہ نمبر 193 آئٹم نمبر 82 ہے کہ:

Provision of funds for purchase of Medicine and Supplies for DHQs/THQs and Allied Heath Facilities.

36 کروڑ روپیہ، کیا بتاؤں؟ میں ایمان سے یہ بات کرتا ہوں تو میں خود بے زبان ہو جاتا ہوں، شرمندگی کوئی اس سے بڑی بات ہو سکتی ہے کہ آپ کو دوائیوں کے لئے 36 کروڑ روپیہ ضمنی بجٹ میں ڈالنا پڑ گیا۔ کیا چیز ان کے پاس نہیں تھی، کیا انفارمیشن یہ نہیں تھی کہ بیمار کتنے ہیں، کیا یہ انفارمیشن نہیں تھی کہ دوائیاں کتنی چاہئیں؟

جناب سپیکر! ضمنی بجٹ میں ڈالنے کا مطلب میرے نقطہ نظر میں، اور اگر محترمہ وزیر خزانہ اس سے disagree کرتی ہیں تو بالکل on record بات کریں کہ یہ پیسے ضمنی بجٹ میں کون سی دوائیاں تھیں اور اس کے اندر باقاعدہ لکھا گیا ہے کہ Hospital DHQ's, THQ's and Allied اس کے دو مطلب ہیں یا جنرل بجٹ کے اندر وہ دوائیاں وہاں تک پہنچی ہی نہیں اور خدانخواستہ کوئی ایسا معاملہ ہو گیا ہو گا، کوئی مسئلہ بن گیا ہو گا کہ جس طرح پنجاب میں ہوا کہ بچوں کی problems آگئیں، ان کی under nutation یا جو بات بھی تھی، بجٹ under utilize جنرل ہے اور سپلیمنٹری کے اندر آپ نے پیسے ڈال دیئے ہوئے ہیں۔ 5 کروڑ روپے میں سے 2500 روپیہ فی آپریشن بیس ہزار لوگوں کے اوپر آپ نے انستھیزیا کیا ہے باقی ساروں کے لئے کیا دعاؤں سے آپ نے ان کو بے ہوش کیا ہے؟ کمال بات ہے۔ ہر آپریشن میں، ہر انسان نے جس نے operate ہونا ہے

اس نے بے ہوش ہونا ہے۔ یہ part of procedure ہے، اس کے مطابق باقیوں کو کیسے بے ہوش کیا ہے؟

جناب سپیکر! میں اب آگے چلوں گا، صفحہ نمبر195 آئٹم نمبر95

Provision of creation of 80 Sentinel Sites for a period of last four months and for purchase of miscellaneous items for Branding.

جناب سپیکر! Sentinel Sites کون سی، کیوں ہم نے پچھلے شاہکار پیش کئے کہ ہمیں 80 monuments بنانے پڑ گئے وہ بھی period of last four months یہ انگریزی کیا ہے؟ پچھلے چار مہینوں کے بعد Sentinel activities، کون سی sentinel activities? کہ 2016 کے اندر کون سی sentinel activity تھی جس کے لئے by the way یہ تو heading تھی، جو اصل شاہکار آئٹم ہے کہ Pay of Officers ماشاء اللہ ہم نے 2 کروڑ روپے آفیسرز کو دے دیئے۔ بھئی! وہ پہلے تنخواہ نہیں لے رہے تھے، کیا خدا واسطے میں تھے؟

محترمہ فرزانہ بٹ: آپ کو دے دیتے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! نہیں جی، مجھے کیوں دے دیتے، اللہ معاف کرے۔ جناب! یہ بات کیا کرتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ مجھ سے بات کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔ میں نے آج تک کسی کے خلاف کوئی بات نہیں کی۔ میں نے جو بات ہے وہ کی ہے، یہ ان کا حق بنتا ہے مجھ سے اس طرح کی بات کرنے کا؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ مجھ سے بات کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! کیوں؟

جناب قائم مقام سپیکر: وہ عادت سے مجبور ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جی، آپ بات کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس کے بعد میں دو باتیں اور کروں گا۔ صفحہ نمبر217، آئٹم نمبر28 ہے۔

Provision of funds on account of relief and rehabilitation activities during disasters and natural calamities, other unforeseen events and for security and protocol arrangements in Districts of Punjab

جناب سپیکر! میاں صاحب نے بھی بات کی، میرا اس کے اندر سوال صرف یہ ہے کہ natural calamities یا rehabilitation کا protocol کے ساتھ کیا link ہے؟ کیا اس کو اس بات سے touch کیا جائے کہ خدانخواستہ کہیں disaster ہو جاتا ہے اور خدانخواستہ کسی بڑے صاحب نے وہاں پر جانا ہوتا ہے تو اس وجہ سے یہ پیسے اس آنے جانے کے لئے allocate کئے گئے ہیں، نہ کہ اس کے لئے کہ وہاں پر جو disaster ہوا اس کو کئے گئے ہیں، یہ میں ضرور highlight کرنا چاہوں گا۔ اسی طرح ان آئٹمز کے اندر لفظوں کا ہیر پھیر میں highlight کرنا چاہتا ہوں۔ آئٹم نمبر34 میں دوبارہ سے کہ:

Provision of funds on account of relief and rehabilitation activities during disasters and natural calamities and establishment of Ramzan Bazars in district of Punjab

جناب سپیکر! اب رمضان بازار اور disaster کا آپس میں کیا تعلق ہے؟ کیا یہ، یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ رمضان بازار actual ایک disaster ہے، چونکہ میرے نقطہ نظر میں تو یہ disaster ہے، جتنے پیسے، جتنی انوسٹمنٹ، جتنا وہاں پر افسروں کا آنا جانا، پھرتیاں اس کا total output میری سمجھ سے باہر ہے، اگر کوئی ہے تو مجھے بتادیں اور اس کو انہوں نے پھیرا کیسے ہوا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار صاحب! wind up کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! جی، آخری بات ہی بس کروں گا۔

Provision of funds for holding 2nd International Seminar on Business Opportunities (ISBOP) from 22nd to 24th May 2017.

جناب سپیکر!10 کروڑ روپیہ ہم نے اس پر لگایا ہے۔ میرا سوال حکومت سے صرف یہ ہے کہ کیا یہ10 کروڑ روپیہ لگانے سے اگر تو10۔ ارب20۔ ارب40۔ ارب کیا انوسٹمنٹ ہوئی ہے تو ہمیں چاہئے کہ ہم اس سے زیادہ اور لگائیں لیکن اگر صرف یہ والا دکھانے کے لئے تھا کہ یہاں پر ہم dignities کو بلا کر، ان کی سیوہ، خدمت کر کے، اچھی فوٹو opportunities کر کے واپس بھیج رہے ہیں تو یہ غریب عوام کا پیسا ہے جن کی آپ بھی اور ہم بھی نمائندگی کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب سوال یہ ہے کہ جو اس کٹوتی کی تحریک۔۔۔

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ وزیر خزانہ! آپ نے wind up کرنا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں نے بھی اس پر بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ شُنیلا رُوت! آپ بات کرلیں۔ اس کے بعد آپ wind up کیجئے گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے بھی اس پر بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ آپ نے decide کیا ہے، میں نے نہیں کیا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ تو کوئی بات نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ لوگوں نے decide کیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں 00-2 بجے کا یہاں بیٹھا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں 00-1 بجے کا آیا بیٹھا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

ان کو بات کرنے دیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں سپلیمنٹری ڈیمانڈ نمبر 16 گرانٹ نمبر 31 پر بات کروں گی، Miscellaneous کے اوپر جو cut motion ہم نے دی ہے میں اس کی تائید کرتی ہوں اور میں سمجھتی ہوں کہ یہ جو پیسا آپ نے Miscellaneous کی مد میں رکھا ہے یہ پیسے کا انتہائی ضیاع ہے اور حکومت جو ہے، پنجاب کی جو بادشاہت میں ہے وہ اس کو بے دردی کے ساتھ استعمال کر رہے ہیں اس لئے اس کو ہم مسترد کرتے ہیں۔ ان کے کالے دھندے جو انہوں نے کئے ہوئے ہیں ان کی ہم بالکل بھی approval نہیں دے سکتے۔

جناب سپیکر! 171 ملین پیسے آپ نے 161 غریب لوگوں میں بانٹ دیئے ہیں۔ یہ کون سے غریب لوگ ہیں جن کو آپ نے 4 لاکھ 71 ہزار روپے per head دیئے ہیں۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ جب اقلیتوں کی بات آتی ہے تو ان کے لئے ہم سے 5 ہزار روپے بھی نہیں نکلتے اور مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ یہ کون سے غریب ہیں کہ جن کو آپ نے 4 لاکھ 71 ہزار روپے per head دیئے ہیں۔ پھر آپ نے 5.5 ملین ستائیس غریب بچوں میں بانٹ دیئے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتی ہوں کہ بیت المال کی موجودگی میں، یہ already heads ہمارے پاس موجود ہیں۔ پنجاب زکوٰۃ فنڈ کی موجودگی میں، بے نظیر انکم سپورٹ فنڈ کی موجودگی میں، سہولت کارڈز کی موجودگی میں یہ کون سے غریب لوگ تھے جن کو آپ نے یہ فنڈز عطا کئے ہیں؟ میں سمجھتی ہوں کہ یہ جو بات ہے یہ بالکل political bribery ہے۔ This amounts to political bribery to the PML(N) workers. یہ آپ نے اپنے ورکرز کو نوازا ہے۔ 110 ملین روپے آپ نے بار ایسوسی ایشنز کو دے دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پھر یہ کہوں گی کہ آپ نے یہ پیسے وکیلوں اور بارز کو اس لئے دیئے ہیں کہ وہ آپ کے حق میں بیان دیں تاکہ آپ ان کو bribe کر سکیں لیکن اب وہ وقت آ گیا ہے کہ جب پاکستان کا ہر شہری، ہر وکیل، ہر ڈاکٹر، ہر ٹیچر، ہر استاد جو ہے وہ اٹھ کھڑا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! بجٹ میں 14 ملین راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے damages کو میٹرو بس کی مد میں دیا گیا۔ یہ ایڈمنسٹریشن کی mismanagement تھی، اگر ایڈمنسٹریشن اس کو proper طریقے سے handle کرتی تو اس نقصان کو بچایا جا سکتا تھا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک mismanagement ہوئی ہے اور حکومت اس کی ذمہ دار ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ 1440 بلین ڈپٹی کمشنرز کو دے دیا گیا ہے۔

For the security and for the events of the protocol arrangements on V.V.I.P visits in districts of Punjab.

یہ جو international guests ہوتے ہیں یہ فیڈرل گورنمنٹ کا کام ہوتا ہے، اس میں آپ نے قطری پرنس کے وزٹ کے لئے جو یہاں پر اپنے عیش و عشرت کے لئے آتے ہیں، hunting کے لئے آتے ہیں ان کے اوپر لگا دیئے ہیں۔

This is personal favoritism to the personal friends of Sharifs

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اس کو ہم مسترد کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ 14.6 ملین جو ہیں وہ آپ نے honorarium to the officers, officials of local and district government on successful transition. دے دیا ہے، یہ بھی گفٹ دیا گیا ہے اور گفٹ کس لئے دیا گیا ہے ان corrupt officers کو جنہوں نے لوکل باڈیز گورنمنٹ میں حکومت کی کارکردگی کو اجاگر کیا۔

Grant-in-aid for payment of claims liabilities related to visits of International signatories.

پھر یہاں پر آپ نے قطر کے شہزادوں کو اور یو اے ای کے شہزادوں کو foreign guests کو deal کیا۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ یہ پنجاب کا prerogative ہی نہیں ہے، یہ فیڈرل گورنمنٹ کا prerogative ہے کہ وہ international guests کو entertain کرے۔

جناب سپیکر! بڑے افسوس کی بات ہے کہ یہ تو پنجاب کا prerogative ہی نہیں ہے بلکہ یہ تو وفاقی حکومت کا prerogative ہے کہ وہ international guests کو entertain کریں۔ میں آخری بات ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کے حوالے سے کروں گی کہ ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن پاکستان مسلم لیگ (ن) کے under نہیں تھی اور ناظم بھی نہیں تھے اس وقت ہمارا بجٹ کتنا تھا؟ 2015-16 میں

ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن LG&CD کا بجٹ 2952 ملین روپے تھا لیکن 18-2017 کا بجٹ 4816 ملین روپے ہو گیا ہے۔ ان کو نوازنے کے لئے آپ نے یہ double کر دیا ہے اس کے باوجود کہ 63 فیصد اس میں increase ہوا اور supplementary 1080 million rupees has been sought under budget. بڑے افسوس کی بات ہے کہ اتنا بجٹ بڑھانے کے بعد بھی یعنی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور لوکل گورنمنٹ کا 63 فیصد بجٹ بڑھا تھا لیکن اس کے باوجود آپ نے 1118 ملین روپے ضمنی گرانٹ کی مد میں لئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ miscellaneous میں اس بجٹ کی کوئی ضرورت نہیں تھی میں نے جو تمام points بتائے ہیں جب ان کے proper heads موجود ہیں تو آپ کو ان heads میں پہلے بھی پتا ہونا چاہئے تھا، آپ کو foresee کرنا چاہئے تھا اور ہماری وزیر خزانہ کو دیکھنا چاہئے تھا کہ یہ اخراجات ہوں گے۔ بجٹ اسی لئے بنائے جاتے ہیں you foresee اور آپ plan کرتے ہیں لیکن This is bad financial management planning, bad management and bad اور miscellaneous budget اس لئے رکھا جاتا ہے کہ تاکہ conceal کیا جائے اور لوگوں کو پتا ہی نہیں چلتا کہ آپ نے کون سی جگہ پر کون سا پیسا رکھ دیا ہے۔ میں اپنے ان چند points کی روشنی میں اس cut motion کی تائید کرتی ہوں اور ان کی ڈیمانڈ مسترد کرتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ وزیر خزانہ!

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پہلے کورم پورا کروا لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔ معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں تاکہ گنتی کی جا سکے۔ شہزاد منشی صاحب! آپ بھی اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جی، محترمہ وزیر خزانہ!

ضمنی مطالبات زر برائے سال 17-2016 پر بحث اور رائے شماری

(---جاری)

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! شکریہ۔ miscellaneous پر جو cut motion تھی اس پر کئی گھنٹے بات کی گئی اور میں انتظار کر رہی تھی کہ اس میں جو expenditure major head of ہے جو کہ 86 فیصد سپلیمنٹری ہے ہماری اپوزیشن کے ممبران اس پر بات کریں گے چونکہ وہ policy level کی بات تھی وہ وہ بات تھی جو اس ایوان میں کرنی چاہئے چونکہ وہ پالیسی سے related بات تھی مگر سارا وقت چھوٹی چھوٹی باتوں میں نکل گیا لیکن policy level پر بات نہیں آئی۔

جناب سپیکر! میں خاص طور پر اس پر بات کرنا چاہوں گی کہ miscellaneous میں جو 86 فیصد supplementary raise ہوئی ہے وہ لوکل گورنمنٹس پر ہوئی ہے۔ میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بھی یہ کہا تھا کہ جہاں ہم گڈ گورننس کی بات کرتے ہیں تو Decentralize government and decentralize governance، گڈ گورننس کا ایک بہت ہی important ستون ہے ۔ ہم بہت ہی encourage کرنا چاہ رہے ہیں کہ لوکل گورنمنٹس کا set up آئے اور لوکل مسائل لوکل لیول پر ہی حل کریں better service provision ہو، better accountability ہو ان سب کے لئے لوکل گورنمنٹس کو promote کرنا ، ان کو administrative autonomy دینا ان کو financial autonomy دینا ہمارا مشن رہا ہے اور ہم نے اس پر ہر صوبے سے زیادہ محنت کی ہے اور ہمیں اس میں زیادہ success حاصل ہوئی ہے۔ اس میں جو سپلیمنٹری رقم رکھی گئی ہے یہ لوکل گورنمنٹس کو دی گئی ہے ۔ اب یہاں بات ہوئی کہ یہ anticipate کیوں نہیں کیا گیا میں اس سلسلے میں گزارش کرتی ہوں کہ یہ anticipate اس لئے نہیں کیا گیا کہ دیکھیں ہم نے لوکل گورنمنٹس بنائی تھیں لیکن ہمارے Act کے تحت لوکل گورنمنٹ پر اونشل فنانس کمیشن کرتا ہے کہ کس حد تک اس کو decentralize کیا جائے لوکل گورنمنٹس کو کتنے وسائل دیئے جائیں ان کو کس طرح strengthen کیا جائے اس لئے یہ anticipate کرنے والی بات نہیں تھی۔ ہوا یہ تھا کہ ہم نے Interim پراونشل فنانس کمیشن بنایا اور الحمدللہ اس نے اتنا زیادہ اچھا technically strong PFC Award دیا ہے اور لوکل گورنمنٹس کی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے اتنا transparent clean and ایوارڈ دیا ہے جو ابھی تک پاکستان کی کسی

صوبائی حکومت نے نہیں دیا۔ یہ ہماری achievement ہے لیکن ایوان میں اس طرف سے ہمیں ایک دفعہ بھی احساس نہیں دلایا گیا کہ آپ نے جو 44 فیصد allocable resources decentralize کئے ہیں، آپ نے تو لوکل گورنمنٹ کو اتنا autonomous کر دیا ہے، آپ نے تو ان کو fiscally empower کر دیا کہ اب تو محلے کے مسئلے محلے میں ہی طے ہوں گے لیکن ہمیں ادھر سے یہ بات سننے میں نہیں آئی۔ باقی جو 20 فیصد سے کم تھا ہم نے اس پر بات کرتے ہوئے گھنٹے گزار دیئے۔ چونکہ اب مجھے موقع ملا ہے تو میں اپنے معزز ممبران کو پراونشل فنانس کمیشن ایوارڈ کے کچھ features بتانا چاہوں گی تاکہ لوگوں کو پتا تو چلے کہ ہم نے کیا کیا ہے۔

جناب سپیکر! پہلی دفعہ formula based بلکہ totally formula based Provincial Finance Commission award دیا گیا ہے۔ ہم نے اس میں یہ کیا ہے کہ population down city, backwardness, fiscal needs basis پر ڈسٹرکٹ گورنمنٹس کو funding devolve کی ہیں۔ ہم نے ہیلتھ اتھارٹیز کو cities poverty population dynasties کے ساتھ ساتھ ڈسٹرکٹ کی جو ہیلتھ کی ضروریات ہیں یعنی پانچ سال سے چھوٹے بچے اور زیادہ ضعیف لوگوں کا جو proportion ہے ڈسٹرکٹ کی آبادی کا معیار رکھا چونکہ ان کی ضروریات زیادہ ہوتی ہیں ۔ اس طرح ہم نے group آبادی میں productive age کی خواتین کا معیار رکھا ہے چونکہ اس میں بھی ہیلتھ کی ضروریات زیادہ ہوتی ہیں تو ہم نے ہیلتھ کا transfer base معیار کیا ہے۔ بہت transparent، بہت non-discretionary فارمولا بنایا۔ اسی طرح ہم نے ایجوکیشن میں جو education need کے بچے ہیں یعنی پانچ سے نو سال کی عمر کے پرائمری سکول کے بچوں کے لئے، out of school بچوں کے لئے اور school going بچوں کے لئے population میں ان کے تناسب کے حساب سے ایک معیار رکھا ہے۔ اس کے علاوہ لوکل کونسلوں کے لئے population densities, backward and poverty کو ہم نے معیار بنایا اور فنڈز ٹرانسفر کئے ہیں۔ ہم نے یہ ensure کیا ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹس کی ضروریات کے مطابق ان کو فنڈز دیں اور کسی کو funding کی کمی محسوس نہ ہو۔ یہ فنڈز ٹرانسفر کرنے کا بالکل transparent طریق کار ہے۔ بہت non-discretionary and predicable ہے اور اس کی بنیادوں پر لوکل گورنمنٹس کو پتا ہوگا کہ انہیں کتنے وسائل مل رہے ہیں اور وہ اسی حساب سے اپنی ڈویلپمنٹ کے منصوبے بنا سکیں گے۔ پہلی

دفعہ international best practices کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نے devolution کا فارمولا لگایا ہے۔ miscellaneous grants کی بے انتہا بات ہوئی ہے۔ یہ miscellaneous supplementary PFC Award سے متعلقہ سپلیمنٹری ہے۔ ہم نے نئی بننے والی لوکل گورنمنٹس کو transitory grants دی ہیں۔ ان کے پاس دفاتر، کمپیوٹرز اور resource human موجود ہوں تاکہ وہ اپنا set up اچھی طرح سے establish کر سکیں اور اپنے functions کو perform کر سکیں۔

جناب سپیکر! یہ ساری باتیں کہنے کے بعد میں اس بات کو دہرانا چاہتی ہوں کہ ہماری حکومت یہ چاہتی ہے کہ لوگوں کے door steps تک پہنچ کر ان کے مسائل حل کئے جائیں۔ اس سے زیادہ بہتر گڈ گورننس نہیں ہو سکتی۔ آپ بین الاقوامی یا یہاں کی practices دیکھ لیں، جب لوگ اپنے مسائل اپنی لوکل گلیوں میں solve کر لیں گے تو اس سے بہتر کوئی گڈ گورننس نہیں ہو سکتی۔ صوبہ پنجاب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ جس طرح ہم نے لوکل گورنمنٹس کو انتظامی اور مالی autonomy دی ہے اس کی مثال کسی اور صوبے میں قطعاً نہیں ملے گی۔ صوبہ سندھ نے تو ابھی PFC Award کیا ہی نہیں، صوبہ خیبر پختونخوا میں ہوا ہے لیکن اس نے بھی اس طرح سے وسائل devolve نہیں کئے گئے جس طرح کہ پنجاب نے کئے ہیں اور خیبر پختونخوا میں لوکل گورنمنٹس کے لئے تو بہت کم وسائل devolve کئے گئے ہیں۔ زیادہ تر وسائل provincial level پر centralized رکھے گئے ہیں۔ ہم نے اپنی گورننس کو بہتر کرنا ہے، service delivery کو بہتر کرنا ہے، ہم نے ان لوکل گورنمنٹس کو strengthen کرنا ہے، ہم نے اپنے social welfare and social protection کے معیار کو improve کرنا ہے۔ یہ ضمنی بجٹ اسی وجہ ہے لہٰذا میری گزارش ہے کہ اس کٹوتی کی تحریک کو reject کیا جائے اور اس ضمنی بجٹ کو منظور کیا جائے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"34- ارب 69 کروڑ 51 لاکھ، 86 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 16 "متفرقات" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 34-ارب 69 کروڑ 51 لاکھ، 86 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم اس ظلم کا حصہ نہیں بننا چاہتے اس لئے ہم بائیکاٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف بائیکاٹ کرکے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! پچھلے تین گھنٹے تو آپ ادھر بیٹھے رہے ہیں اور اب آپ کہتے ہیں کہ اس کا حصہ نہیں بنتے، کچھ تو خیال کریں۔

جیسا کہ پہلے اعلان کیا گیا تھا کہ ضمنی مطالبات زر پر cut motions ذریعے کارروائی پانچ بجے تک جاری رہے گی اور باقی ماندہ مطالبات زر پر کارروائی انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ (4)144 کے تحت guillotine کے اطلاق کے ذریعے براہ راست سوال کے ذریعے ہو گی تو اب ہم باقاعدہ قاعدہ (4)144 کے تحت guillotine کا اطلاق کرتے ہوئے کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔

مطالبہ زر نمبر 1

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 34 کروڑ 9 لاکھ 25 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی

سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر2

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو27 کروڑ81لاکھ10ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر3

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو24 کروڑ51لاکھ53ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر4

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 2-ارب 21 کروڑ 78 لاکھ 88 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 5

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 6-ارب 5 کروڑ 91 لاکھ 64 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 6

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 60 کروڑ 16 لاکھ 35 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 7

جناب قائم مقام سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو21۔ارب28کروڑ4لاکھ9ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر8

جناب قائم مقام سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو6۔ارب68کروڑ24لاکھ98ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر9

جناب قائم مقام سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو3۔ارب52کروڑ35لاکھ93ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر10

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 71 کروڑ 60 لاکھ 87 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "کوآپریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 11

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 55 کروڑ 46 لاکھ 73 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 12

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 3۔ارب 3 کروڑ 92 لاکھ، 57 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 13

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 48 کروڑ 25 لاکھ 91 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 14

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 12 کروڑ 60 لاکھ 83 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 15

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 12-ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر17

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو33 کروڑ81 لاکھ79 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر18

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو17۔ارب32 کروڑ10 لاکھ28 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر19

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو3 کروڑ78 لاکھ97 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات

کے طور پر بسلسلہ مد "میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 20

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 22-ارب 35 کروڑ 67 لاکھ 54 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات و پل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 21

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 9-ارب 74 کروڑ 74 لاکھ 99 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز، خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 22

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر23

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر24

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اشٹامپس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر25

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر26

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر27

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر28

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر29

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر30

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ایجوکیشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر31

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر32

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر33

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر34

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر35

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر36

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال

کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈیز" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر37

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر38

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر39

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زرعی ترقی و تحقیق" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 40

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 41

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2017 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد سرمایہ کاری برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

(نعرہ ہائے تحسین)

منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ
برائے سال 17-2016 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 17-2016 ایوان میں پیش کریں۔

MINISTER FOR FINANCE (Dr Ayesha Ghaus Pasha): Mr. Speaker! I lay the Supplementary Schedule of Authorized Expenditure for the year 2016-17.

MR ACTING SPEAKER: The Supplementary Schedule of Authorized Expenditure for the year 2016-17 has been laid.

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! میں آخر میں اپنے سارے ساتھی ممبران کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں اور میں اسمبلی کے افسران اور سٹاف کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے اس اجلاس کو کامیاب بنانے میں ہر ممکن مدد کی اور facilitate کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک روایت ہے جو ہر سال ہم کرتے ہیں۔ میں پنجاب اسمبلی کے سب ملازمین بشمول ڈسپنسری سٹاف پنجاب اسمبلی اور محکمہ تعمیرات کے مستقل اور work charge ملازمین جو پنجاب اسمبلی میں کام کرتے ہیں ان کو خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی طرف سے دو ماہ کی اضافی تنخواہ بطور Honorarium دینے کا اعلان کرتی ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ پاکستان پائندہ باد۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(94)/2017/1620. Dated: 15th June, 2017. The following Order, made by the Acting Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of

Pakistan, **I, Rana Muhammad Iqbal Khan,** Acting Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on Thursday, 15th June, 2017 after the conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated Lahore, the	**RANA MUHAMMAD IQBAL KHAN**
15th June, 2017	**ACTING GOVERNOR OF THE PUNJAB"**

INDEX

PAGE NO.

A

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Delay in project of making subsoil water clean in Lahore 358
-Irregularities of 514 billion rupees in Lahore Transport Company 393
-Shortage of MRI & CT Scan Machines in government hospitals of Lahore 393
AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-
-9th June, 2017 339
-12th June, 2017 383
-13th June, 2017 459
-14th June, 2017 483
-15th June, 2017 529
AHMED KHAN BHACHER, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Delay in project of making subsoil water clean in Lahore 358
ALI ASGHAR MANDA, ADVOCATE, CH. *(Parliamentary Secretary for S & GAD)*
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget 2016-17 522
ASIF MEHMOOD, MR.
BILL *(Discussed upon)-*
-The Punjab Finance Bill 2017 471
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget 2016-17 517
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2017-18 regarding-
-Education 404
AYESHA GHAUS PASHA, DR. *(Minister for Finance)*
BILL *(Discussed upon)-*
-The Punjab Finance Bill 2017 464,479
BUDGET-
-Speech for financial year 2017-18 349-358
DISCUSSION ON-
-Annual Budget 2017-18 349-358
-Supplementary Budget 2016-17 540
DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET 2017-18 regarding-
-Education 360
-Health 422
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET 2016-17 regarding-
-Miscellaneous 543, 574
SCHEDULE of-
-The Authorized Expenditure for the year 2017-18 *(Laid in the House)* 479

PAGE NO.

supplementary Schedule OF- 591
-Authorized Expenditures for the year 2016-17 *(Laid in the House)*

B

BILLS -
-The Punjab Destitute and Neglected Children (Amendment) Bill 2017 *(Introduced in the House)* 479
-The Punjab Education Standards Development Authority Bill 2017 *(Introduced in the House)* 480
-The Punjab Finance Bill 2017 *(Considered and passed by the House)* 464-479
BUDGET-
-Speech for financial year 2017-18 349-358

D

DEMANDS FOR GRANTS-
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET 2017-18 regarding-
-Administration of Justice 444
-Agricultural Improvement & Research 453
-Agriculture 446
-Charges on account of Motor Vehicles Acts 443
-Civil Defence 451
-Civil Works 448
-Cooperatives 447
-Communications 448
-Development 452
-Education 360, 395
-Fisheries 446
-Forests 442
-General Administration 444
-Health 422
-Housing and Physical Planning 448
-Industries 447
-Investment 452
-Irrigation and Land Reclamation 443
-Irrigation Works 453
-Land Revenue 441
-Loans to Government Servants 452
-Loans to Municipalities/Autonomous Bodies etc. 454
-Miscellaneous 450
-Miscellaneous Departments 447
-Museums 445
-Opium 441

	PAGE NO.
-Other Taxes and Duties	443
-Pension	449
-Police	445
-Prisons and settlements for convicts	444
-Provincial Excise	441
-Public Health	445
-Registration	442
-Relief	449
-Roads and Bridges	454
-Stamps	442
-State Buildings	454
-State trading in food grains and sugar	451
-State trade in medical stores and coal	451
-Stationery and Printing	449
-Subsidies	450
-Town Development	453
-Veterinary	446
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET 2016-17 regarding-	
-Administration of Justice	586
-Agricultural Development & Research	590
-Agriculture	580
-Charges on account of Motor Vehicle Acts	578
-Civil Defence	583
-Civil Works	581
-Communications	582
-Cooperatives	581
-Developments	589
-Education	587
-Fisheries	588
-Forests	578
-General Administration	579
-Health Services	580
-Housing & Physical Planning	588
-Industries	581
-Investment	591
-Irrigation and Land Reclamation	579
-Irrigation Works	590
-Land Revenue	585
-Loans for Municipalities/Autonomous Bodies etc.	584
-Miscellaneous	543
-Miscellaneous Departments	588
-Museums	587

PAGE NO.

-Opium 584
-Other Taxes and Duties 586
-Pension 582

-Police 579
-Prisons and settlements for convicts 586
-Provincial Excise 578
-Public Health 587
-Registration 585
-Relief 582
-Roads & Bridges 584
-Stamps 585
-State Buildings 590
-State trade in medical stores and coal 583
-State trading in food grains and sugar 583
-Stationery & Printing 589
-Subsidies 589
-Veterinary 580

DISCUSSION ON-
-Annual Budget 2017-18 349
-Supplementary Budget 2016-17 487, 540

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 15th June, 2017 540,574

h

HASEENA BEGUM, MRS.
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget 2016-17 524

I

IMRAN NAZIR, KHAWAJA *(Minister for Primary & Secondary Healthcare)*
DISCUSSION ON-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2017-18 regarding-
-Health 438

J

JAMIL HASSAN KHAN, MR.

PAGE NO.

DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget 2016-17 521
JOYCE ROFIN JULIUS, MRS. *(Parliamentary Seceretary for School Education)*
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget 2016-17 508

K

KHADIJA UMAR, MRS.
DISCUSSION ON-
DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET 2017-18 regarding-
-Education 407
-Health 436

L

LEADER OF OPPOSITION
-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian

M

MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA *(Minister for School Education)*
DISCUSSION ON-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2017-18 regarding-
-Education 412
MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of Opposition)*
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Shortage of MRI & CT Scan Machines in government hospitals of Lahore 393
BILL *(Discussed upon)-*
-The Punjab Finance Bill 2017 472
MINISTER FOR FINANCE
-SEE UNDER AYESHA GHAUS PASHA, DR.
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Sana Ullah Khan, Rana
MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE
-See under Imran Nazir, Khawaja
MINISTER FOR SCHOOL EDUCATION
-See under Mashhood Ahmad Khan, Rana
MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.
BILL *(Discussed upon)-*
-The Punjab Finance Bill 2017 470
DISCUSSION ON-
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET 2016-17 regarding-
-Miscellaneous 547

PAGE NO.

QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 14th June, 2017 525

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN
DISCUSSION ON-
DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET 2017-18 regarding-
-Education 367, 395
-Health 426
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET 2016-17 regarding-
-Miscellaneous 551
MUHAMMAD NIZAM-UL-MEHMOOD, KHAWAJA
DISCUSSION ON-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2017-18 regarding-
-Health 436
MUHAMMAD RAFIQUE, MIAN
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget 2016-17 498
MUHAMMAD SHOAIB SIDDIQUI, MR.
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget 2016-17 487
MUHAMMAD WAHEED GULL, MR.
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget 2016-17 505
MURAD RAAS, DR.
DISCUSSION ON-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2017-18 regarding-
-Education 361

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-9th June, 2017 348
-12th June, 2017 392
-13th June, 2017 462
-14th June, 2017 486
-15th June, 2017 538
NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget 2016-17 514

PAGE NO.

QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 13th June, 2017 473
NAUSHEEN HAMID, DR.
BILL *(Discussed upon)-*
-The Punjab Finance Bill 2017 465
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget 2016-17 501
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2017-18 regarding-
-Health 423
NOTIFICATION of-
-Prorogation of 30th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 2nd June, 2017 592

P

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR S & GAD

-SEE UNDER ALI ASGHAR MANDA, ADVOCATE, CH.

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR SCHOOL EDUCATION
-See under Joyce Rofin Julius, Mrs.

Prorogation-
-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 30TH SESSION OF 16TH PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB COMMENCED ON 2ND JUNE, 2017 592

Q

QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-
-13th June, 2017 473
-14th June, 2017 525
-15th June, 2017 540,574

PAGE NO.

R

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -
-9th June, 2017 347
-12th June, 2017 391
-13th June, 2017 461
-14th June, 2017 485
-15th June, 2017 537

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 539

-ACCOUNTS OF GOVERNMENT OF THE PUNJAB FOR THE YEAR 2010-11

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.
DISCUSSION ON-
DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET 2017-18 regarding-
-Education 408
-Health 437
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET 2016-17 regarding-
-Miscellaneous 544

SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*
BILLS *(Discussed upon)*-
-The Punjab Destitute and Neglected Children (Amendment) Bill 2017 480
-The Punjab Education Standards Development Authority Bill 2017 480
SCHEDULE of-
-The Authorized Expenditure for the year 2017-18 *(Laid in the House)* 479
SHUNILA RUTH, MS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Irregularities of 514 billion rupees in Lahore Transport Company 393
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget 2016-17 513
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET 2017-18 regarding-
-Education 396
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET 2016-17 regarding- 571

PAGE NO.

-Miscellaneous

supplementary Schedule OF-
-Authorized Expenditures for the year 2016-17 *(Laid in the House)* **591**

T

TAIMOOR MASOOD, MALIK
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget 2016-17 510

V

VICKAS HASSAN MOKAL, SARDAR
DISCUSSION ON-
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET 2016-17 regarding-
-Miscellaneous 566

W

WAHEED ASGHAR DOGAR, MR.

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 539
-Accounts of Government of the Punjab for the year 2010-11

WASEEM AKHTAR, DR SYED
BILL *(Discussed upon)*-
-The Punjab Finance Bill 2017 467
DISCUSSION ON-
DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET 2017-18 regarding-
409
-EDUCATION 431
-Health